حق حق حق

یا حیؑ ھو

شانِ غریب نواز رضی اللہ عنہ

مناقبِ حضرت خواجۂ خواجگان سلطان الہند

حضور سید خواجہ معین الدین حسن سنجری چشتی اجمیری

شہنشاہِ ہند الولی شفاعتِ امر عطائے رسولؐ رضی اللہ عنہ

منظومہ

شاعرِ اہل سنت۔ محمدؐ امان علی ثاقبؔ صابری ہاشمی جنوری

حق حق حق

شانِ غریب نواز رضی اللہ عنہ

سنِ اشاعت — جمادی الآخر ۱۴۰۹ھ مطابق جنوری ۱۹۸۹ء

بحسنِ نظرِ ثانی — استاد الشعراء جناب خورشید جنیدی صاحب خورشید حیدرآبادی

کتابت — محمد عبدالماجد

طباعت — ڈائمنڈ آفسیٹ پریس منڈی میر عالم

ٹائیٹل بلاک میکر — فیمس بلاک میکر منڈی میر عالم

تعدادِ طباعت — دو ھزار

ھدیہ — دس روپے

شاعر و ناشر کا پتہ

ثاقب صابری مکان نمبر 22-8-467

عقب مسجد یک خانہ روبرو دیوڑھی باقر نواز جنگ

پرانی حویلی فون نمبر 526919

حق حق حق

یا حی قیوم

شانِ غریب نواز رضی اللہ عنہ

منظوم نذرانۂ عقیدت

بشارتِ سرپرستی

بادشاہ دوجہاں مخدوم علاؤالدین علی احمد صابر ختم اللہ الارواح

سلطان الاولیاء قطب عالم غیاث العہد رضی اللہ عنہ

بحسنِ اجازت جانشینِ حضور قطبِ عرفان حاجی سید شاہ خواجہ معین الدین صاحب صابری تشنہ مدظلہ

پیش کش

شاعرِ اہلسنت محمد امانت علی ثاقب صابری ہاشمی عفی عنہ خانقاہِ صابریہ عارف نگر

بہ اعانت

محمد سلطان احمد صابری

حق حق حق

شاعرِ شانِ غریب نواز رضی اللہ عنہ کے دیگر مجموعہ کلام جو طباعت کے لیے تیار ہیں حسب ذیل ہیں۔

۱۔ **عرفانِ الاولیاء** :۔ بشمول چار جلیل القدر انبیاء کرام علیہم السلام سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم چاروں خلفاءِ راشدین، دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور ایکصد و پچیس سے زیادہ جلیل القدر پیرانِ عظام و اولیاء کرام رحمہم اللہ اجمعین کی منقبتوں کا مجموعہ

۲۔ **نغماتِ عرفان** :۔ نعتوں، منقبتوں، اور عارفانہ غزلیات کا مجموعہ۔

۳۔ **گلدستۂ مدحت** :۔ حیدرآباد علاقہ سے وابستہ جلیل القدر منتخبہ ایکصد سے زائد شخصیتوں بشمول علماء، مشائخین، قائدین، ادباء، شعراء، ماہرینِ تعلیم، ماہرینِ طبابت ماہرینِ قانون اور اربابِ صحافت وسیاست نیز سماجی وعوامی قائدین کا منظوم تعارف

۴ : **شانِ مخدوم پاک رضی اللہ عنہ** :۔ بادشاہِ دوجہاں حضور مخدوم علاء الدین علی احمد صابر ختم اللہ الارواح سلطان الاولیاء قطبِ عالم اغیاث الہند رضی اللہ عنہ کا منظوم منقبت نامہ

۵ : **فیضانِ عرفان** :۔ حضور پیر و مرشد الحاج سید شاہ خواجہ قطب الدین احمد صاحب قادری صابری عارفی ہاشمی المخاطب شاہ قطب العرفان ہاشمی رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات کی منظومہ شکل اور ان کی مدحت میں منقبتوں کا جدید و اضافہ شدہ مجموعہ۔

ترتیب شانِ غریب نواز

حق حق حق

انتساب

الحمدللہ! شانِ غریب نوازؒ کی ترتیم تکمیل اور حسن طباعت کی توفیق کو میں اپنے پیر و مرشد ہادئ طریقت حضرت سید شاہ خواجہ قطب الدین احمد ہاشمی المخاطب بہ شاہ قطب العرفان صابری رحمۃ اللہ علیہ کی نظرِ عنایت و فیضِ رحمت سے منسوب کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں. جس نے مجھ جیسے حقیر اور بے علم غلام کو شہنشاہِ ولایت سلطان الہند خواجۂ خواجگاں حضورؒ غریب نواز رضی اللہ عنہ کی شان ولایت میں حقیر نذرانۂ عقیدت و منقبت پیش کرنے کی عزت سے نوازا ہے گر قبول افتد زہے بختِ بلند

ادنیٰ غلامِ چشتی

ثاقب صابری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نذرانۂ عقیدت

بہ مصداق: ؎

نہ شبم نہ شب پرستم کہ حدیث خواب گویم
چوں زِ آفتابِ ہستم ہمہ زِ آفتاب گویم

یہ امر موجبِ مسرت و شادمانی ہے کہ رب العزّت نے مجھ حقیر سراپا تقصیر بندۂ بے علم کو سرزمین ہند پر اپنے محبوب کے محبوب اور ہمارے پیشوا ماہتاب طریقت حضور غریب نواز رضی اللہ عنہ کے سلسلۂ نسبت کے طفیل ان کی منقبت گوئی سے سرفراز فرمایا اور نذرانۂ عقیدت پیش کرنے کی سعادت سے بہرہ ور فرمایا اسی توفیق ایزدی نے مجھے سرورِ کونین فداہٗ روحی صلی اللہ علیہ وسلم کی نعتوں کے علاوہ اپنے اولیاء کرام کی منقبت نگاری سے نوازا یہ محض

اس کی بندہ نوازی ہے چنانچہ ساری دنیا کے جلیل المرتبت اولیائے کرام میں سے سوا سو سے زیادہ اولیائے عظیم کی منقبتوں کے دو ہزار اشعار پر مشتمل مجموعہ کی تکمیل کے بعد جو طباعت کے لیے تیار ہے۔

میرے مہربان پروردگار نے اپنے محبوبوں کے طفیل میں ایک اور سعادت ہندی سے سرفراز فرمایا ہے وہ یہ کہ نائب رسول اللہ صلی اللہ وعلیہ وسلم سلطان الہند خواجہ خواجگاں حضور سید خواجہ معین الدین حسن سنجری چشتی اجمیری رضی اللہ عنہ، کی شان میں مخصوص انداز کی تبلیغی منقبتوں کی ترنیم سے نوازا اور اسی زیر نظر مجموعہ کی طباعت کے سلسلہ میں یہ نذرانہ عقیدت رقم کیا جاتا ھے۔

امر واقعہ یہ ہے کہ آج سے کئی سال پہلے سرکار غریب نواز رضی اللہ عنہ کی شان میں جو پہلی منقبت لکھی گئی اس میں روضۂ انور پر حاضری کا معروضہ کیا گیا تھا چنانچہ جلد ہی یہ سعادت نصیب ہوئی اور یہ حقیر تمنائی دوران سفر و دوران قیام آستانہ عالی، اپنے جذبات کو اشعار کی شکل میں

ڈھالا۔ کئی دفعہ کی حاضری میں یہی کیفیت رہی ۔

۱۴۰۷ھ اور ۱۴۰۸ھ کے اعراس میں حاضری کی سعادت نصیب ہوئی دونوں موقعوں پر دو طویل منقبتیں جن میں سے ایک اسّی اور دوسری ایک سو پچاس اشعار پر مشتمل ہے لکھی اور پڑھی گئیں جن میں حضور غریب نواز رضی اللہ عنہ کے وہ فیوضات ہیں جو سرزمین ہند پر دین اسلام کی اشاعت و تبلیغ کے لیے چاند اور سورج کے وجود کی طرح مسلم الثبوت ہیں اور یہاں مسلمانوں کا وجود اور موقف اس پر دلیل محکم ہے ۔

بحیثیت مجموعی آج بھی مسلمانوں کی بہت بڑی اکثریت اس حقیقت پر یقین رکھتی ہے اور اپنے عظیم روحانی پیشوا کی شیدا و وارفتہ ہے اور ہر سال لاکھوں افراد بلا لحاظ مذہب و عقیدت آستانہ حضور خواجۂ اعظم رضی اللہ عنہ پر حاضر ہو کر نذرانۂ عقیدت پیش کرتے ہیں چنانچہ میرا یہ منظوم منقبت نامہ جو قریبًا پانچ سو اشعار پر مشتمل ہے ۔ حضور غریب نواز مبلغ اعظم رضی اللہ عنہ جن کے دستِ حق پرست پر تاریخی شہادت کی

بموجب لاکھوں افراد نے اسلام قبول کیا اور جن کا فیضان آج تک جاری ہے
ان کی خدمت میں بطور نذرانۂ عقیدت پیش ھے۔

واضح باد کہ مذکورہ دو مفصل منقبتوں میں اس دور کے بعض ناواقفوں
اور بعض غلط فہمیوں کا شکار افراد کی تفہیم کے لیے استدلالی انداز اختیار کیا گیا ہے
جس کو عام طور پر پسند کیا گیا ہے اور بعض مخلص احباب بالخصوص علمائے کرام کے
ایک طبقہ نے اظہار خوشنودی فرمایا اور بشمول عاشق رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
الحاج مولوی مرزا شکور بیگ صاحب مرزا نے اس کی طباعت کے مشورہ سے
سرفراز فرمایا ہے اس لیے اس کو آفسیٹ پر زیور طباعت سے آراستہ کرنے کی
تیاری کی گئی ہے مولیٰ تعالیٰ شانہٗ اس کو قبول فرمائیں۔

تشکر!

سب سے پہلے شکر گذار ہوں فضیلت مآب الحاج مرزا شکور بیگ صاحب
مرزا کا جنھوں نے منقبتوں کی سماعت کے بعد اس کی طباعت کے مشورہ سے

سرفراز فرمایا اس عاشق سرورکونین صلی اللہ علیہ وسلم کی رائے اور حوصلہ افزائی سے متاثر ہوکر محسنِ ملت اسلامیہ جناب الحاج سلطان احمد صاحب چنوّری متاجر جنگلات نے معتد بہ رقمی اعانت کے ذریعہ بہتر طباعت کے لیے ولولہ عطا کیا اور جناب مکرم مرزا نصیر بیگ صاحب مالک الشین پرنٹرس چھتہ بازار حیدرآباد نے مطلوبہ کاغذ کی ایک چوتھائی مقدار کی فراہمی کا وعدہ کرکے میری امنگوں کو روشن کیا عالیجناب خورشید جنیدی صاحب خورشیدؔ نے مسودہ کی نظر ثانی اور تصحیح سے ممنون کیا اور فضیلت مآب شیخ المشائخ دیوان سید زین العابدین علی خاں صاحب چشتی دامت برکاتہم العالیہ موجودہ سجادہ نشین وگدی نشین درگاہ حضور غریب نواز رضی اللہ عنہ، عالیجناب صاحبزادہ سید شاہ فضل المتین صاحب چشتی گدی نشین و عالیجناب پروفیسر سید فضل الرحمن صاحب گدی نشین اور جناب مولانا محمد جلال الدین صاحب حسامی کامل صدر سنی ادارہ امور مذہبی وسرپرست اعلیٰ امارت شرعیہ آندھرا پردیش نے اور خطیب ملت الحاج سید شاہ اعظم علی صوفی صاحب نیز عالیجناب مرزا شکور بیگ صاحب نے اپنی خوشنودی کی تحریروں سے سرفراز فرمایا ان سب کا تہہ دل سے شکر گذار ہوں اور ان تمام مخلصین کا بھی جنھوں نے پیشگی خریدی کے طور پر اعانت کی ان کرم فرماؤں کے اسماء گرامی کتاب کے آخر میں شامل کئے جارہے ہیں دیگر تمام ہمدردوں اور بہی خواہوں کا بھی ممنون ہوں۔

بندۂ حقیر ثاقب صابری چنوری ۲۲.۸.۱۹۸۱ پرانی حویلی حیدرآباد اے پی

حق حق حق

یا حیُّ ھو

رائے عالی قدر فضیلت مآب حضور شیخ المشائخ دیوان سید زین العابدین علی خاں صاحب چشتی دامت برکاتہم العالیہ

موجودہ سجادہ نشین و گدی نشین درگاہ حضور غریب نواز رضی اللہ عنہ اجمیر شریف

محمد امان علیؒ ثاقب صابری حیدرآبادی کے ذریعہ "شانِ غریب نوازؒ" کے نام سے مرتب کردہ مجموعہ مناقبِ عالیہ کو سننے کا اتفاق ہوا۔ مجموعہ کے چند اشعار سن کر دلی مسرت حاصل ہوئی۔ نقیر بارگاہِ الٰہی میں دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بہ طفیل جدّ بزرگوار حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمتہ اللہ علیہ محمد امان علی ثاقب صابری حیدرآبادی کے اس مجموعہ کو عوام میں مقبول کرے نیز ان کو اور ان کے سلسلہ کے تمام لوگوں کو بزرگان دین کی بتائی ہوئی تعلیمات پر عمل کرنے اور ان کے بتائے ہوئے راستہ پر چل کر زندگی بسر کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

دعاگو

شرح دستخط

اجمیر شریف ۸/ نومبر ۱۹۸۸ء

فضیلت مآب سید زین العابدین علی خاں صاحب چشتی

دیوان و سجادہ نشین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقریظ

از

محترم المقام افتخار الصوفیاء حضرت سید شاہ فضل المتین صاحب چشتی اجمیری
گدی نشین آستانہ حضور سلطان الہند غریب نواز رضی اللہ عنہٗ

اس واحد و یکتا کی حمد جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جیسا پیغمبر عالم انسانیت کی ہدایت کے لیے بھیجا۔ ایسا پیغمبر جس کی ذات سے کائنات وابستہ ہے اور جس کی ذاتِ بابرکات کا صدقۂ عظیم ہے کہ قیامت تک دین متین مستحکم و مضبوط اور جس کا ارشاد گرامی ہے کہ میری امت کا ہر ولی کسی نہ کسی نبی کے نقشِ قدم پر ہوتا ہے اس لیے ضروری ہے کہ امتِ محمدیہ کے اولیا میں سے کسی کا ہاتھ پکڑا جائے اور کسی کا دامن تھاما جائے تاکہ ذریعۂ شفاعت ہو اور اس ارشاد کی تعمیل ہو۔

یَا اَنَس اَکْثِرْ مِنَ الْاَصْدِقَاءِ فَاِنَّ ھُمْ شُفَعَاءَ (اے انسؓ دوست بہت پیدا کر یہ تیرے لئے شفیع ہوں گے دوست اولیاء کرام سے بہتر کون ہو سکتا ہے)

یہ اللہ تعالیٰ کی ایک سنتِ جاریہ ہے کہ وہ اپنے دین متین کی اشاعت و تحفظ کی خاطر ایسے صالح بندے پیدا کرتا رہتا ہے جو دعوتِ حق کے ساتھ امتِ محمدیہ میں ایسی تازہ اور نئی روح پھونکتے رہتے ہیں جو اس امت میں اضافہ کا باعث ہوتی رہتی ہے تاریخ اسلام کے صفحات ایسے برگزیدہ بندوں کی خدمات جلیلیہ سے مزین و منور ہیں۔

برصغیر ہند و پاک میں کثرت سے بزرگان دین متین آتے رہے اور پیدا ہوتے رہے ہیں جن کے وجودِ مسعود کے سبب اللہ کے بندے دائرہ اثر میں آتے گئے اور دین متین کا حلقہ بڑھتا رہا ہے یہ ان ہی کی کوششوں کا نتیجہ ہے آج کروڑوں کی تعداد میں اللہ کے نام لیوا موجود اور باقی ہیں۔

اولیائے ہند و پاک میں جو مقام نائب رسول اللہ فی الہند حضرت خواجۂ خواجگان سید خواجہ معین الدین چشتی غریب نواز رضی اللہ عنہ کو حاصل ہے وہ روز روشن کی طرح ظاہر ہے

اے خدا آگاہ چشتی سنجریؒ　　　　در ولایت کردہ اند پیغمبری

ایک زمانہ ان کے گن گاتا ہے اور اپنے اپنے انداز میں ان کے حضور نذرانۂ عقیدت پیش کرتا رہتا ہے۔

شاعر اہلسنت محمد امان علی ثاقب صابری ہاشمی جینوری کی شعر گوئی اور نذرانۂ عقیدت پیش کرنے کا اپنا انداز ہے ایسا انداز جس میں عقیدت کی سرشاری ہے دل کا

گداز ہے روح کی سرمستی ہے اور چشم بینا کے مشاہدات کی جلوہ گری ہے۔ حقائق کی منظر نگاری ہے اور اعترافِ حقیقت وارادت ہے کہیں کہیں انہوں نے ایسی روایات کو بھی منظوم کیا ہے جن کی بظاہر کوئی تاریخی سند نہیں ہے لیکن شاعری تاریخ کہاں ہوتی ہے؟ محسوسات کی ترجمانی ہی تو شاعری کا جوہر ہے اسی لیے میں اعتراض نہیں کر رہا ہوں صرف اظہار رائے کر رہا ہوں۔

شعرائے حیدرآباد کو سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ سے خاص رشتۂ عقیدت رہا ہے حیدرآباد کے ایک بزرگ شاعر حضرت عاشق کا تو مکمل دیوان ہی سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی شان میں ہے

میں امید کرتا ہوں کہ "مناقب خواجہ" کا یہ مجموعہ "شان غریب نواز" بھی سند قبولیت حاصل کرے گا فقط

رقم الحروف

شرح دستخط

صاجزادہ سید شاہ فضل المتین چشتی گدی نشین درگاہ خواجہ غریب نواز

اجمیر شریف
پروفیسر سید محمد فضل الرحمن
ایم ایس سی۔ پی ایچ ڈی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رائے عالی قدر

فضیلت مآب ڈاکٹر سید محمد فضل الرحمن صاحب چشتی

ریٹائرڈ پروفیسر گدی نشین درگاہ حضور غریب نوازؒ

جناب ثاقب صابری حیدرآبادی نے اس زیر نظر مجموعۂ شانِ غریب نواز کو پڑھ کر سنایا۔ سن کر بہت مسرت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ ثاقب صابری کے قلم میں اس سے زیادہ طاقت عطا فرمائے حضور غریب نواز رضی اللہ عنہ کے تعلق سے لکھتے رہیں ان کے لیے آستانے پر دعا کرتا رہوں گا خواجہ غریب نوازؒ سے عقیدت رکھنے والے لوگ ان منقبتوں کو پڑھ کر بہت زیادہ مسرور ہوں گے اور ان کی عقیدت میں اضافہ ہوتا رہے گا ہندوستان میں لوگ کہتے رہے ہیں ع کعبہ ہے غریبوں کا روضہ مرے خواجہؒ کا اسی خیال کی ترجمانی اس مجموعہ میں ہر جگہ نظر آتی ہے اَلحمدُ لِلّٰہِ

شرح دستخط
سید محمد فضل الرحمٰن

چاہ اربٹ درگاہ شریف اجمیر 305001

فون 21260

۷/نومبر ۸۸ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ

از محمد جلال الدین کامل حامی

مولوی فاضل، منشی فاضل، جی. سی، یو، یم، طبیب ماہر

صدر سنی ادارۂ امور مذہبی رجسٹرڈ و سرپرست اعلیٰ امارت شرعیہ آندھرا پردیش (رجسٹرڈ)

بر کتاب منظوم و شان غریب نواز"

شاعر اہلسنت، ماحی بدعت، حامی بزرگان اہلِ خُلّت۔ راہِ میں صاحب شاعری کے تنہا ثاقب ناظم خوش بیان، عاشقِ خواجۂ خواجگاں۔ محترم محمد امان علی عاری از شرک خفی و جلی۔ نے اپنی منظومہ و مقبولۂ شان غریب نوازؒ کے لیے مجھ سے تقریظ کی نگارش کی فرمائش کی۔ اور از راہ نوازش مجھ سے یہ خواہش فرمائی کہ میں اس منظومے کے متعلق سے متعلق اپنے جذباتِ دُرونی کو کسی اثرِ بیرونی کے بغیر بسر دقلم محکم کر دوں [illegible] دیگر میرے حق میں بندہ نواز بن کر" شان غریب نواز" کے بارے میں [illegible] اظہار خیال کا اپنے خیال میں مجاز" قرار دیا جس کا میں شکر گزار ہوں۔

چونکہ موصوف حضرتِ چشت کی محبت میں چست پائے گئے اس لیے میں سست نہ بن سکا اور امتثال امر میں فوری جو بھی بن پڑا اس وارفتہ کے منظوم کے لیے بے ساختہ سطور بحالتِ سرور تبرکاً و تیمناً سپردِ قلم برائے صاحبان ہم کر دیا۔ ع

گر پسند آید زہے عزّ و کرم

یہ نقل سے پاک اور خلوص و محبت میں بے باک پائے گئے۔ ان کا ہر شعر شعور سے لبریز۔ گستاخوں کے حق میں نیزوں سے زیادہ تیز غافل کے لیے مہمیز تو اہل طریقت کے لیے معرفت خیز پایا میرا شعر ہے ؎

اس کے پڑھنے سے دل و جاں نور سے معمور رہو
پڑھنے والا آج خوش کل خلد میں مسرور رہو

جذباتِ الفت و محبت کی ترجمانی موصوف کی قادر الکلامی میں کچھ اس طور سے ڈھلی ہے کہ طور کی بات بھی اس میں ملی ہے اس لیے جو اسے پڑھے اسے یہ کہنا پڑے کہ ندرائیتِ عقید جدّت کی حدّت کو لیے ہوئے پیش کرنے کا حق انہوں نے فی الحقیقت دائرۂ شریعت میں خوب خوب ادا کیا ہے آخر میں اسے میرے اس شعر پر ختم کرتا ہوں کہ ؎

کہتے ہیں ملک بھی ہو کے مسرور مشکور رہے سخن چشم بد دور

جزاہ اللہ خیر الجزا خاکپائے اولیا کمترین محمد جلال الدین کامل حسامی غفرلہ المرقوم ۱۷ ستمبر ۱۹۸۸ء شنبہ

هوالمعز

نحمدہٗ و نصلّی علیٰ رسولہ الکریمؐ

افتخار الصوفیا حضرت سید شاہ اعظم علی صاحب صوفی مدظلہ

تعارف و تبصرہ

اصناف سخن میں حمد نعت اور منقبت کا بہت بڑا مقام و مرتبہ ہے شعراء کرام اپنے احساسات قلبی اور واردات قلبی کو عقیدت و محبت کے ساتھ نظم کی صورت میں پیش کرتے ہیں۔ خدائے تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی جاتی ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف و توصیف منقبت کی صورت میں پیش کی جاتی ہے اور اس طرح اولیاء کرام اور صوفیائے عظام کی شان عظمت و بزرگی کو منقبت کی صورت میں پیش کیا جاتا ہے جس کے پڑھنے والے قلوب میں عقیدت و محبت کی زیادتی ہوتی ہے زیر تبصرہ کلام جناب محترم امان علی صاحب ثاقب صابری

کا حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ کی منقبتوں کی صورت میں
اہل عقیدت ومحبت کے سامنے پیش ہے جس میں زبان وبیان کی
سلاست اور روانی کو ہر جگہ محسوس کیا جاسکتا ہے اور سرکار حضور
غریب نوازؒ کی عظمت وبزرگی کو اس کے مقام ومرتبہ کو موصوف
نے بڑے دلنشین اور متاثر کن انداز میں پیش کیا ہے میری دعا ہے
کہ اس نذرانۂ عقیدت کو پروردگار عالم قبول فرمائے اور اس کو
قبولیت عام کی سند حاصل ہوجائے اور یہ مجموعہ کلام ہم سب کے لیے
ازدیاد عقیدت ومحبت کا ذریعہ بن جائے۔

امین ثم امین بحق سید المرسلین دعا گو

سید شاہ اعظم علی صوفی

تصوف کدہ کبوتر خانہ قدیم حسینی علم حیدرآباد اے پی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رائے عالی قدر

از

عاشق سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت الحاج مرزا محمد شکور بیگ صاحب مرزاؔ

حضرت خواجہ معین الدین چشتی غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ کی شان میں میرے محترم دوست حضرت ثاقب صابری سے جو دلی جذبات پیش ہوئے ہیں وہ ہر صاحب دل کے دل کو گرماتے اور تڑپاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ اس کوشش کو حسنِ قبول عطا فرمائے میں ان کی بلندی درجات کی دعا کرتا ہوں اور ان کی دعاؤں کا طالب ہوں"

شرح دستخط
الحاج مرزا شکور بیگ صاحب مرزاؔ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

گلدستۂ تمنّا

قطعہ

مست و بیخود بنا کے چھوڑ دیا — مجھ میں جو تھی وہ خودی توڑ دیا
پیر کی یہہ نوازشیں ہیں محیؔ — مختلف راستوں سے موڑ دیا

قطعہ

خواجۂ خواجگان پر مجھے ناز ہے — مرتضیٰ رضؓ کا حسین جن میں انداز ہے
ہوں مناقب یہہ مقبول سب خلق میں — اے محیؔ میرے دل کی یہ آواز ہے

متمنّی

خادم پیر و مرشد حضرت الحاج ابوالحسنات سید عبد اللہ شاہ صاحب قبلہ قادری و نقشبندی محدث دکن

رحمتہ اللہ علیہ

بنجانب الحاج محمد محی الدین قادری المعروف پاشا میاں عامل محیؔ

احاطہ موسیٰ قادریؒ مکان نمبر 207 - 4 - 21 حسینی علم روڈ

500064 حیدرآباد اے پی

حق حق حق

حمد پروردگار عالی

از

پیرومرشد حضرت قُطب العرفان ہاشمی رحمتہ اللہ علیہ

جام وحدت پلا دیا تو نے ہائے بیخود بنا دیا تو نے

تابشِ حُسن سے جلایا طور کس کو جلوہ دکھا دیا تو نے

خود کو پہچان کر تجھے جانا سبق اچھا پڑھا دیا تو نے

ہر طرف بس تو ہی نظر آیا ایسا مجنوں بنا دیا تو نے

لَم یلِد تو ہے اور وَلَم یُولَد کن سے پیدا جہاں کیا تو نے

بادشا کو گدا، گدا کو امیر جیسا چاہا بنا دیا تو نے

سینکڑوں بھولے راستہ تیرا جس کو چاہا دکھا دیا تو نے

جو کہا تو نے مجھ سے ہو نہ سکا جو کہا میں نے کر دیا تو نے

کر دیا دل کو سیر گاہِ خیال بے گھروں کو بھی گھر دیا تو نے

مجھ سے خود سر غلام کو یا رب کون دیتا مگر دیا تو نے

ہاشمی پر ہوئی جو تیری نظر اسکو انسان بنا دیا تو نے

حق حق حق

نعت سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم

دل تو پہلو میں رہتا ہے لیکن اختیار اس پہ میرا نہیں ہے
جب سے ان کے تصور میں ڈوبا آپ بھولا سماتا نہیں ہے

نور ہیں وہ لباس بشر میں، نا سمجھ ان کو سمجھا نہیں ہے
رحمتِ حق ہے شکل نبیؐ میں، اسلئے اُن کا سایہ نہیں ہے

یہ زمین، آسماں عرش و کرسی، قصر فردوس و تسنیم و کوثر
ہر جگہ حکمرانی ہے ان کی، کس جگہ اُن کا سکہ نہیں ہے

انبیا خوب سے خوب تر تھے، چن لیا پر خدا نے تمہیں کو
ہر زمانے نے دی ہے گواہی، کوئی محبوب تم سا نہیں ہے

ہر ادا معجزہ ہر سخن معجزہ اسکی شاہد ہے تاریخ عالم
جس سے زندہ ہے خوشبوئے کونین کیا وہ ان کا پسینہ نہیں ہے

حور و غلمان کے تھے وہ محبوب انبیا و ملک کے بھی مطلوب
جس کا مشتاق ربّ العلا بھی کیا وہ ان کا سراپا نہیں ہے

عظمت مصطفےٰ کا تصور، لے گیا مجھکو عرش بریں تک
دیکھئے ماسوائے محمد، عرش پر کوئی پہونچا نہیں ہے

مجھکو دیوانہ کہتے ہیں ان کا، مجھکو ملتی ہے لذت اسی میں
جب سے تصویر دل میں سجی ہے، دل سنبھالے سنبھلتا نہیں ہے

ناخدا ے سفینہ ہیں جب وہ پھر کہاں ہم کو طوفاں کی پروا
موج خود بن کے آئیگی ساحل گر نظر میں کنارا نہیں ہے

بزم کونین کے ہیں وہ دولہا چاند سورج ستارے ہیں شیدا
ان کے جلوے ہیں ہر جا نمایاں، دیکھنے کا سلیقہ نہیں ہے

وہ خدا کے ہیں محبوب بے شک، وہ ہیں مختارِ کونین بے شک
ان کا دامن اگر ہاتھ آئے، پھر کوئی بے سہارا نہیں ہے

قطرۂ خوں زمیں پر نہ گرنے دیا ہوئے اطہر ہیں محفوظ سب آج تک
جاں نثاروں کی یہ جاں نثاری کیا زمانے نے دیکھا نہیں ہے

ہجر کی شب میں دشمن وہ سارے اپنی تلوار لیکر کھڑے تھے
مرتضیٰ چین سے جس پہ سوئے کیا وہ ان کا بچھونا نہیں ہے

ہم کہاں اور کہاں جانِ عالم، ان کا عاشق ہے خود ان کا خالق
ہم ہیں طوقِ غلامی پہ نازاں، ہمکو الفت کا دعویٰ نہیں ہے

طور پر بات کچھ اور ہی تھی، عرش کی بات کچھ اور ہی ہے
خود تجلیٰ رب جانتی ہے، یہ محمدؐ ہیں موسیٰؑ نہیں ہے

عرشِ اعظم پہ معراج کی شب، رب نے جو کچھ نچھاور کیا ہے
مغفرت عاصیوں کو ملی ہے، کیا یہ ان کا اتارا نہیں ہے

سبز گنبد کے مالک کو سمجھو، ان کے روضے کو پلکوں سے چومو
جسکو کعبے نے سجدہ کیا ہے، کیا وہ کعبے کا کعبہ نہیں ہے

ان کا احساں ہے ان کا تصور، مجھکو دولت ملی ہے یہ ثاقبؔ
جب بھی محفل سجالی تو دیکھا، درمیاں کوئی پردا نہیں ہے

حق حق حق

نعت مبارک

ہیں میرے دل کے مکیں عرش پہ جانیوالے　　نورِ توحید سے دنیا کو سجانے والے

چاند سورج بھی شجر اور حجر ان کے غلام　　شرک اور کفر کی ظلمت کو ہٹانیوالے

جن کو اللہ نے اَکملتُ وَ اَتممتُ کہا　　شمع توحید کو تا حشر جلانے والے

جن کو کہتا تھا عرب ھذا امینٌ صادق　　انکے شیدائی ہوے سارے زمانے والے

وہ ہیں کونین کے سرکار کریموں کے کریم　　انکے در کے ہیں گدا سارے خزانے والے

سب سلاطین جہاں جن کے ہوئے ہیں تابع　　وہ تھے سرکار کے نعلین اٹھانے والے

مرتبہ ان کا زمیں والے بھلا کیا جانیں　　ان کے دربان تھے سدرہ کے ٹھکانیوالے

ان کے عاشق کی کہاں کوئی مثالِ ایثار　　ایک کمبل کے سوا سب ہی لٹانیوالے

ان کے فاروقؓ سا فاتح نہیں تاریخ کہے ہے — سینکڑوں ہیں پرے حکم سنانے والے

نائبِ سرورِ کونین انہیں کہتے ہیں — نیل کو اپنے اشارے پہ چلانے والے

دوسرا کون ہوا ان سا غنی اور سخی — ان کے عثمانؓ تھے قرآں کو سجانے والے

ساری دنیا میں نہیں جنکی شجاعت کی مثال — ان کے نائب درِ خیبر کو اٹھانے والے

ہے غلاموں میں کوئی شبیرؓ کوئی سیف اللہؓ — کربلا میں کوئی گھر بار لٹانے والے

جگمگاتے ہیں جو تنویرِ رسالت بن کر — غوثؓ و خواجہؒ ہیں عجب شان دکھانے والے

تیرے سرکار ہیں سلطان دو عالم ثاقبؔ — اپنی رحمت سے ہر اک دل کو لبھانے والے

حق حق حق

منقبت حضور غریب نواز رضی اللہ عنہ

از

حضرت مخدوم علاء الدین علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ علیہ

لطف کن لطف یا معین الدین　　توئی مشکل کشا معین الدین

اوفتادم بصد ہزار امید　　بر درت بے نوا معین الدین

جز تو کس نیست دستگیری کن　　ساز بر پا مرا معین الدین

اوفتادم ز بے مدد ہایت　　در جفا در جفا معین الدین

من ندارم بجز کرم ہایت　　در جہاں آشنا معین الدین

ہست در کار خانۂ لطفت　　گنج ہائے دوا معین الدین

بدہ از لطف خویش تا ہستم　　از جہانِ فنا معین الدین

جز تو کس نیست آشکار و نہاں	در مقام بقا معین الدین
جلوۂ ذاتِ پاکِ حضرتِ تو	ہست در چشم ما معین الدین
یافتم من ترا بہ ہر دو سرا	سوئے حق رہنما معین الدین
کے گذارم ز دست دامنِ تو	یافتم مدعا معین الدین
ہست از جلوۂ رُخِ خوبت	مہر و مہ را ضیا معین الدین
گفتہ از زبان سرِّ خودت	مرحبا مرحبا معین الدین
یافت صابر ترا ز صدق یقیں	سرورِ اولیاء معین الدین

حق حق حق

منقبت حضور غریب نواز رضی اللہ عنہ

از

حضرت شاہ عارف حسن صاحب صابری قدوسی تاج الاولیا رحمتہ اللہ علیہ رامپور شریف

جان و دل سے میں ہوں شیدا خواجۂ اجمیر کا
ہے ازل سے مجھکو سودا خواجۂ اجمیر کا

تشنہ لب آیا جو زائر سیر ہو کر ہی گیا
کس قدر ہے فیضِ دریا خواجۂ اجمیر کا

حضرت موسیٰ نہ جاتے طور پر پھر عمر بھر
دیکھتے روئے تجلیٰ خواجۂ اجمیر کا

مجھکو صحت ہو چکی کرتا ہے کیوں سعیِ عبث
میں ہوں کشتہ اے مسیحا خواجۂ اجمیر کا

اے زہے! ذوقِ تصور کی کرم فرمائیاں
ہو گیا ہوں اک تماشا خواجۂ اجمیر کا

دین و ایماں جان و دل کردوں گا میں ان پر نثار
دیکھئے کب ہو تقاضہ خواجۂ اجمیر کا

عارفِ مسکیں سے ذکر حور اے واعظ نہ کر
کر رہا ہے وہ نظارا خواجۂ اجمیر کا

حق حق حق

منقبت حضور غریب نواز رضی اللہ عنہ

از

حضرت شاہ سید خواجہ قطب الدین احمد صاحب ہاشمی صابری قطب العرفان رحمتہ اللہ علیہ

یہ کب تک سختیٔ بیداد ہے اجمیر کے خواجہ
کہ دل پھر مائلِ فریاد ہے اجمیر کے خواجہ

نہیں معلوم کیا افتاد ہے اجمیر کے خواجہ
کہ دل پھر ہجر سے برباد ہے اجمیر کے خواجہ

یہ دل جس میں کبھی اس روئے روشن کا تصور تھا
یہاں مدت سے غم آباد ہے اجمیر کے خواجہ

زمانہ ہوگیا اس در پہ عرضِ مدعا کرتے
ہماری بھی تمہیں کچھ یاد ہے اجمیر کے خواجہ

ذرا رو رو کے اتنا پوچھ لینے دے فلک مجھکو
کہ کیا میرے لیے ارشاد ہے اجمیر کے خواجہ

وہ پوچھیں کون چیخیں مار کر روتا ہے چوکھٹ پر
میں کہدوں ہاشمی ناشاد ہے اجمیر کے خواجہ

حق حق حق

منقبت حضور غریب نواز رضی اللہ عنہ

از

حضرت شاہ قطب العرفان ہاشمی رحمتہ اللہ علیہ

ہے نقش ہر اک دل پر عظمت مرے خواجہ کی
کرتی ہے شہنشاہی تربت مرے خواجہ کی

ملتی ہے حقیقت میں سلطان دو عالم سے
صورت مرے خواجہ کی سیرت مرے خواجہ کی

دیدار خدا کا ہے دیدار محمد کا
دیدار محمد ہے رویت مرے خواجہ کی

جنت کا نمونہ ہے روضہ مرے خواجہ کا
بخشش کا وسیلہ ہے الفت مرے خواجہ کی

پائی ہے اسی در سے شاہوں نے ظفریابی
مشرق سے ہے مغرب تک شہرت مرے خواجہ کی

جاری ہے دو عالم میں سکہ مرے خواجہ کا
بجتی ہے زمانے میں نوبت مرے خواجہ کی

اے ہاشمی محشر میں کس شئے کی کمی تجھکو
کوثر مرے خواجہ کا جنت مرے خواجہ کی

حق حق حق

منقبت حضور غریب نواز رضی اللہ عنہ

دراز دستِ کرم ہو ادھر غریب نواز — کہاں میں جاؤں تمہیں چھوڑ کر غریب نواز

ولیِ ہند عطائے رسول شاہِ عجم — سپہرِ چشت کے رشکِ قمر غریب نواز

تمہارے فیض سے ایماں کی روشنی پھیلی — دیارِ ہند کے نورِ سحر غریب نواز

تمہارے در سے ہزاروں کی بن گئی بگڑی — شبِ الم کی مری ہو سحر غریب نواز

خدا کے واسطے در در پھرائیے نہ مجھے — تمہارے در پہ ہے میری نظر غریب نواز

کبھی ہوا نہیں محروم مانگنے والا — غریب ہوں مری لیجئے خبر غریب نواز

جبینِ شوق کو تسکین جبہ سائی ہو — نصیب ہو جو مجھے سنگِ در غریب نواز

درِ قبول سے آئے نہ لوٹ کر ناکام — مری دعا میں ہو اتنا اثر غریب نواز

ہے دل میں آرزو روضے پہ حاضری کی بہت — مجھے نصیب ہو اب کے سفر غریب نواز

مجال کیا ہو الم کی ستائے ثاقب کو — تمہارا اس پہ کرم ہو اگر غریب نواز

حق حق حق

منقبت بوقت پہلی حاضریٔ بارگاہ

در پہ خواجہ کے چلا آیا ہوں قسمت دیکھو
مجھ سے ادنیٰ پہ پڑی چشم عنایت دیکھو

ایک مدت سے مچلتی تھی تمنا میری
آج اترانے لگی ہے مری قسمت دیکھو

ہم وہاں پہنچے جہاں شاہوں کے سر جھکتے ہیں
ہم غریبوں کو ملی کیسی یہ عزت دیکھو

آپ کے صدقے مجھے نسبتِ صد ناز ملی
محوِ سجدہ ہے مرا فرقِ عقیدت دیکھو

ان کے روضے میں ہے انوار کی صد جلوہ گری
خطۂ ہند میں کاشانۂ جنت دیکھو

سرفرازی کی اسے بھیک عطا ہو شاہا
اپنے ثاقبؔ کو ذرا پیار سے حضرت دیکھو

حق حق حق

منقبت دوران قیام بارگاہ عالی

میرے سرکار کی شان کیا شان ہے
دیکھ کر رقص فرما مری جان ہے

کشورِ ہند کے آپ ہیں تاجور
کُل عجم آپ کے زیرِ فرمان ہے

آپ ہند الولی ہیں عطائے رسولؐ
آپ ہیں ہم میں یہ رب کا احسان ہے

آپ کے آستانہ پہ حاضر ہیں ہم
آپ کا یہ کرم اور احسان ہے

ہم غریبوں کو سب کچھ اُسی نے دیا
یہ غریبوں کا داتا ہے سلطان ہے

ان کے طوقِ غلامی پہ نازاں ہوں میں
سرفرازی کا میری جو سامان ہے

دین و دنیا میں ثاقبؔ کمی کچھ نہیں
خواجۂ خواجگاں کا وہ احسان ہے

حق حق حق

منقبت دوسری حاضری بارگاہ کے دوران

شاہ ہندالولی خواجۂ خواجگاں — جانشین نبی خواجۂ خواجگاں
نور عین علی خواجۂ خواجگاں — نازش ہر ولی خواجۂ خواجگاں
ہند میں آپ سے دینِ اسلام کی — ہوگئی روشنی خواجۂ خواجگاں
صدقۂ عرس شاہا مجھے بھیک دو — بھر دو جھولی مری خواجۂ خواجگاں
اپنی چشم کرم سے ادھر دیکھئے — کیجیے کھیتی ہری خواجۂ خواجگاں
اپنی قسمت پہ پھولے سماتے نہیں — چشتی و صابری خواجۂ خواجگاں
آپ کے فیض سے شاد و آباد ہے — ثاقب صابری خواجۂ خواجگاں

حق حق حق

منقبت تیسری حاضری بارگاہ کے دوران

یہ خواجہ کا در اور رہیم اللہ اللہ — سب ان کے کرم ہیں کرم اللہ اللہ

نظر میں یہ روضے کا منظر حسین ہے — تصدق بہار ارم اللہ اللہ

بہت شاد ہیں ان کے قدموں میں آکر — نہیں اب ہمیں کوئی غم اللہ اللہ

یہ ہر سو بہر سمت جلوہ فگن ہے — تجلّی شمع حرم اللہ اللہ

ہے منزل ہماری نگاہوں کے آگے — ملے ان کے نقشِ قدم اللہ اللہ

تصور میں آتے ہیں جب پیارے خواجہ — تو رہتا نہیں کوئی غم اللہ اللہ

قیامت تلک جسکو اونچا کرے رب — کہاں ہوگی وہ شان کم اللہ اللہ

تصرف میں ہے ان کے تقدیرِ عالم — نظر میں ہیں لوح و قلم اللہ اللہ

غریبوں کے داتا ہیں سرکار خواجہ — کسے ہے غمِ بیش و کم اللہ اللہ

مرادوں کی جھولی بھری جارہی ہے — عجب ہیں یہ فیض و نعم اللہ اللہ

بجز ان کی نسبت مرے پاس کیا ہے — اسی سے ہے میرا بھرم اللہ اللہ

مقدّر یہ اترا رہا ہے یہ ثاقب — ہے ان کی نگاہ کرم اللہ اللہ

حق حق حق

منقبت چوتھی حاضریٔ بارگاہ کے دوران

در پہ حاضر ہیں ہم خواجۂ خواجگاں
اک نگاہِ کرم خواجۂ خواجگاں

نورِ عینِ علی جانشینِ نبی
نورِ شمعِ حرم خواجۂ خواجگاں

مصطفےٰ، مرتضیٰ اور حسنین کا
آپ عکسِ اتم خواجۂ خواجگاں

آپ کے دستِ قدرت میں حق نے دیا
نقشِ لوح و قلم خواجۂ خواجگاں

سجدہ گاہ جبینِ عقیدت بنا
حسنِ نقشِ قدم خواجۂ خواجگاں

میں تمہارے غلاموں میں داخل ہوا
ہے کرم ہی کرم خواجۂ خواجگاں

آپ کے آستانہ کا ہوں میں گدا
رکھ لو میرا بھرم خواجۂ خواجگاں

صدقۂ عرس بھر دیجئے جھولیاں
اے سراپا کرم خواجۂ خواجگاں

کیسے پھر ہو گوارا وہ فرقت کا غم
ہے مری چشم نم خواجۂ خواجگاں

آپ کے در پہ ثاقب ہے سجدہ کناں
دل جگر جاں ہیں خم خواجۂ خواجگاں

حق حق حق

منقبت حضور غریب نواز رضی اللہ عنہ جو حاضری بارگاہ ۱۴۰۷ھ میں پیش کی گئی

جلوہ فرما ہیں یہاں ہند کے سلطان دیکھو
دیکھو اجمیر میں ہے تختِ سلیماں دیکھو

آج حاضر ہے یہاں سارے قطب اور اغیاث
آج سرکار بنے نوشہ ذیشاں دیکھو

اولیا سارے یہاں آئے پئے تہنیت
آج سرکارِ دو عالم بھی ہیں مہماں دیکھو

مسندِ نور پہ سرکار ہیں جلوہ افروز
زیرِ افلاک ہے اک جشنِ بہاراں دیکھو

روز افلاک سے ہوتی ہے یہاں بارشِ نور
کتنا پرنور ہے خواجہ کا گلستاں دیکھو

کھنچ کے آئے ہیں پتنگوں کی طرح ان کے حضور
عشق و ایمان کی یاں شمع فروزاں دیکھو

عرس والا کی عجب دھوم ہے ماشاءاللہ
گوشہ گوشہ میں یہاں جمع ہیں انساں دیکھو

آج ہر چیز پہ ہے جشنِ مسرت کا سرور
کیف و مستی میں ہوائیں بھی ہیں رقصاں دیکھو

دیکھ کر روضۂ انور کی بہاروں کی فضا
ان کی مدحت میں ہر اک دل ہے غزلخواں دیکھو

جلوہ افروز ہے تنویر مرے خواجہ کی
سر بسجدہ ہے یہاں نور چراغاں دیکھو

خلد بھی دید کی مشتاق ہے اس چوکھٹ کی
بھیک مانگے ہے یہاں حسنِ بہاراں دیکھو

رقص کرتی ہے بصد شوق ارم کی رونق
ان کے اجمیر میں جنت کے خیاباں دیکھو

اہل نسبت کی مرادوں کا گلستاں ہے یہ
عقل والے ہیں یہاں سر بہ گریباں دیکھو

عشق والوں کی یہاں آج تو بن آئی ہے
ہر خوشی ان کی تمناؤں میں ہے مہماں دیکھو

حکم سرکار سے ہیں ہند کے حاکم خواجہ
چشمۂ چشت یہاں فیض بداماں دیکھو

آئے ہیں ہند میں یہ ابر کرم کی صورت
ریگزاروں کو بنایا چمنستاں دیکھو

بادشاہت کی اسے بھیک یہاں ملتی ہے
ان کی دہلیز پہ خم ہے سرِ سلطاں دیکھو

جھولیاں سب کی بھری جاتی ہیں صدیوں سے یہاں
دیکھ کے فیض یہ حاتم بھی ہے حیراں دیکھو

ان کے دربار میں مذہب کا نہیں فرق کوئی
در پہ طالب ہیں ہر اک قوم کے انساں دیکھو

انعم اللہ کی کیا شان ہے دیکھو آکر
حشر تک پاتے رہینگے یونہی فیضاں دیکھو

ان کے اوصاف کا اخلاق کا فیضاں دیکھو
ہو گئے غیر بھی سب صاحب ایماں دیکھو

لاکھوں اسلام کی آغوش سے ہیں وابستہ
اصل میں تھی وہی تبلیغ مسلماں دیکھو

لے کے تبلیغ کا نام اب جو بنی ایک جماعت
ایک سے ایک عجب اسکے ہیں ساماں دیکھو

خارجی آج مسلمانوں کی صف میں آکر — کرتے ہیں لاکھوں کو یہ خارجِ ایماں دیکھو

ان کو بھاتی نہیں ولیوں کی نبیؐ کی عظمت — اس لیے سارے جہاں میں ہیں پریشاں دیکھو

اپنی بدبختی کا احساس بھی اب ان میں نہیں — آنکھ کھلتی ہی نہیں کیسے ہیں ناداں دیکھو

کرسکے کون کراماتِ ولایت کا شمار — وہ نبوت کے حسین مظہر ذیشاں دیکھو

سحر کے، مکر کے ہتھیار کی ساری طاقت — ان پہ غالب نہ ہوئی جو تھے مسلماں دیکھو

اہل باطل نے کھڑاؤں میں کرامت دیکھی — ان کا چلتا ہے ہر اک چیز پہ فرماں دیکھو

کیوں نہ ہو تابع فرمان جہاں کی ہر شئے — شاہ کونین کے ہیں نائب ذیشاں دیکھو

جن کو محبوب خدا ہند کا سلطان کہیں — ہیں حقیقت میں وہی ہند کے سلطاں دیکھو

آنکھ والے ہوں تو حالات اناساگر ہیں — ہر طرف ان کی کرامات کے عنواں دیکھو

ان کی خدمت میں اشارے پہ چلا آیا ہے — سب سے پہلا یہی ساگر ہے مسلماں دیکھو

ایک تالاب میں دیکھی جو ولایت انکی — غیر مسلم ہوے لاکھوں ہی مسلماں دیکھو

اسطرح دین کو پھیلایا معینؒ الدین نے — اس حقیقت کو چھپاتے ہیں حریفاں دیکھو

آج تک دین کی خدمتیں ہیں ان کے نائب — آستان انکے بنے مرکزِ فیضاں دیکھو

ہے یہ نسبت کا تسلسل یہ حبیبِ خالق — اسکے حامل ہیں حقیقت میں مسلماں دیکھو

دل کی گہرائی میں احساسِ غلامی لے کر — آستانہ پہ ہیں اب عرض گذاراں دیکھو

نائبِ سرورِ عالم ہیں عثمانِ ہارون — صدقہ شاہ علی شاہِ شہیداں دیکھو

تم ہی لاریب غریبوں کے ہو ملجا ماویٰ — اے شہ لطف و کرم سوئے غریباں دیکھو

ہم کہاں اور کہاں ہند کے سلطانِ عظیم — مل گئے ہم کو رسائی کے یہ ساماں دیکھو

نائبِ فخرِ رسل ہیں جو ہمارے نگراں — کیوں نہ ہوں انکی عنایات پہ نازاں دیکھو

ہند میں کعبۂ نسبت کی زیارت کرلی — سبز گنبد کے نظاروں کے ہوں ساماں دیکھو

میں ہوں مشتاق مگر بے سرو ساماں دیکھو — جیتے جی پورے ہوں آقا مرا ارماں دیکھو

حشر کے روز ہمیں رہنے دو پرچم کے تلے — ایک نسبت کے سوا کچھ نہیں ساماں دیکھو

ہیں ادھر روضۂ آقا پہ تجلّیٔ انوار — اور ادھر دل میں عقیدت کے چراغاں دیکھو

آبرو دین کی ایمان کی بس آپ سے ہے — اہل سنت کے تعاقب میں ہیں شیطاں دیکھو

وہ ہیں زر دار و سائل کی نہیں انکو کمی | ہم غریب آج بھی ہیں بے سر و ساماں دیکھو
ان کے ظلموں کی شکایت یہ کہاں لیجائیں | دیکھو سر کا ر سرے چاک گریباں دیکھو
ایک مسجد ہی نہیں اور بھی ہیں زیر ستم | کسقدر زار و پریشاں ہیں مسلماں دیکھو
سر پہ لٹکائی گئی تیغ سیول کوڈ کی آج | ہم غلاموں کو نہ اب اور پریشاں دیکھو
اس سے پھر چہرۂ اسلام پہ سرخی آجائے | شورِ فریاد سنو، خونِ قتیلاں دیکھو
اپنے مرکز سے ہوئے دور تو ہم خوار ہوئے | اپنے ہی ہاتھوں تباہی کے ہیں ساماں دیکھو
ساری دنیا میں ہے عبرت کا یہ ساماں دیکھو | خود مسلماں کا مخالف ہے مسلماں دیکھو
جب کسی ہاتھ میں نسبت کی نہ ہوڈور اپنی | جال میں اپنی جکڑ لیتا ہے شیطاں دیکھو
ان سے وابستہ رہو ہے یہ مشیت حق کی | ہوتا ہے حق کا ولی حافظ ایماں دیکھو
کچھ عناصر نے الگ اپنی دکاں کھولی ہے | پر یہاں اتنے خریدار مسلماں دیکھو
شمع جلتی ہے تو آجاتے ہیں پروانے بھی | فیضِ خواجہ کی یہاں شمع فروزاں دیکھو
دیکھنا ان کی ولایت کا وہ مہتاب جبیں | تا قیامت یہ رہے گا یونہی تاباں دیکھو

ان کے در سے رہیں وابستہ تو ملتا ہے ہمیں — اپنی بربادئ تقدیر کا درماں دیکھو

کچھ رہے یا نہ رہے پر رہے نسبت باقی — جلوۂ یار کو نظروں میں فروزاں دیکھو

آج ہر سمت سے ہے زد میں عقیدت کی فصیل — غافلو چونک پڑو گردشِ دوراں دیکھو

چند سکّوں کے عوض راہ سے لوٹ آئے ہیں — حیف ایمان ہوئے کسقدر ارزاں دیکھو

آج ابلیس نے پھیلائے کئی جال حسین — ہیں پریشان بہت صاحبِ ایماں دیکھو

خون سے جن کی ہوئی شمعِ ہدایت روشن — اہلِ نسبت ہیں وہ سب نازِ شہیداں دیکھو

ساٹھ کو ساٹھ ہزاروں پہ ہوئی فتح نصیب — عشق میں ڈوبے ہوے ان کے وہ ایماں دیکھو

مال و دولت کے پرستاروں کی لمبی ہے قطار — کتنا سنسان ہے اب عشق کا میداں دیکھو

عشق نے ہی تو سنوارا ہے گلستانِ حیات — عقل کے سارے ہی ایوان ہیں ویراں دیکھو

دور ہو جائیگی تاریکیِ دوراں ساری — عشق کی شمع کو پھر کر کے فروزاں دیکھو

آج کم کم ہی سہی پھر بھی ہیں مردانِ خدا — ان کے دامن میں نہاں جلوۂ جاناں دیکھو

چھوڑ دو اپنی خودی اور کسی کے ہو جاؤ — یہ ہی بیماریٔ عصیاں کا ہے درماں دیکھو

حق کے محبوب سے اور اُن کے محبوں سے ہے بغض　　بس یہی اپنی تباہی کا ہے ساماں دیکھو

ان کی الفت کو ذرا دل میں بسا کر دیکھو　　کامرانی کے نظر آئیں گے ساماں دیکھو

میں ہوں نسبت کی اماں میں مرے آگے کیا ہے　　چند سکوں میں پلا زورِ حریفاں دیکھو

اُن کا کہلانے پہ ہے ناز بہت ثاقب کو　　ان کی مدحت میں ازل سے ہے غزلخواں دیکھو

حق حق حق

منقبت پانچویں حاضری بارگاہ کے دوران ۱۴۰۸ھ

دل غریبوں کے مسرت سے بھرے ہیں خواجہ — اپنی تقدیر پہ اترائے ہوئے ہیں خواجہ

سر زمانے کی فضاؤں میں انہی کا ہے بلند — آکے دہلیز پہ جو سر کو دھرے ہیں خواجہ

آپکے دستِ مبارک سے لگے جو پودے — سخت ماحول میں بھی پھولے پھلے ہیں خواجہ

سب سلاطین جہاں کے ہوئے برباد چمن — گلشنِ اہل ولایت ہی ہرے ہیں خواجہ

ان کے آگے ہیں سلاطینِ جہاں کے سر خم — جو گدایانِ ازل در پہ کھڑے ہیں خواجہ

صرف نسبت سے ہمارا ہے بھرم دنیا میں — ورنہ کچھ شک ہی نہیں ہم تو برے ہیں خواجہ

بھیک سرکار ہمیں چشمِ کرم کی مل جائے — ہاتھ باندھے ہوئے ہم در پہ کھڑے ہیں خواجہ

ہم غلاموں کی رہے لاج ہر اک منزل میں — کچھ زمانہ ہی سہی در پہ پلے ہیں خواجہ

آپکی شانِ کریمی سے ہوا ہوں سرشار — دل کے غنچے بھی ثاقب کے کھلے ہیں خواجہ

حق حق حق

منقبت جو جمعہ کی نماز کے انتظار میں مسجد اجمیر شریف میں لکھی گئی

فروغِ جلوۂ شمعِ حرم غریب نواز
حسین مظہرِ نورِ قدم غریب نواز

شعاعِ نورِ مُبین، نورِ حق، معین الدین
رسولِ پاک کی شانِ اتم غریب نواز

چمن میں دینِ خدا کے ہزاروں پھول کھلے
تم آئے صورتِ ابرِ کرم غریب نواز

تمہارے فیض سے زندہ ہے ہند میں اسلام
تمہارا روضہ ہے رشکِ ارم غریب نواز

تمہاری شان ولایت کی دیکھ کر شمع
طواف کرتے ہیں اہلِ حرم غریب نواز

زباں تمہاری ہے قدرت کی ترجماں خواجہ
تمہارے ساتھ ہیں لوح و قلم غریب نواز

فلک کی آنکھ نے دیکھا ہے اور دیکھے گی
ابد تلک بھی یہ جاہ و حشم غریب نواز

کوئی جھکا نہ سکا اور کوئی ہٹا نہ سکا
کرم تمہارا کرم ہے کرم غریب نواز

تمہاری چشم کرم نے ہمیں خرید لیا
ہر ایک غم سے ہیں آزاد ہم غریب نواز

مجھے سنبھال کے رکھا ہے دامنِ نسبت
ہے اس کے ساتھ تمہارا کرم غریب نواز

تمہاری بھیک ہے صدقہ ہے اور آتا ہے
ہمارے سارے یہ ناز و نعیم غریب نواز

تمہارے در کی غلامی پہ ناز کرتا ہوں
تمہارا فیض ہے میرا بھرم غریب نواز

میں اپنے عشق کا کعبہ بنا کے رکھ لوں گا
مجھے نصیب ہو نقشِ قدم غریب نواز

یہی غلامیٔ ثاقب کی ہے حسین معراج
جبینِ شوق ہے قدموں پہ خم غریب نواز

حق حق حق

منقبت دیگر بہ ۱۴۰۸ھ

لطفِ پروردگار ہیں خواجہ	دینِ حق کی بہار ہیں خواجہ
ہر شہنشاہ سر جھکایا ہے	ہند کے شہریار ہیں خواجہ
ہم غریبوں کے ہیں یہی سب کچھ	حامی و غمگسار ہیں خواجہ
ہر مصیبت میں نام کام آیا	میرے دل کا قرار ہیں خواجہ
ہم غلاموں کی لاج رکھ لیجئے	آپ کے جانثار ہیں خواجہ
ہم کو چشمِ کرم کی بھیک ملے	ہم بھی اندر قطار ہیں خواجہ
چشتی و صابری نظامی بھی	ہند میں بے شمار ہیں خواجہ
سبز گنبد تلک رسائی ہو	کب سے ہم اشکبار ہیں خواجہ
کیسے رسوا ہو حشر میں ثاقب	اس کے خود پردہ دار ہیں خواجہ

حق حق حق

نظارۂ بارگاہِ غریب نواز رضی اللہ عنہٗ دوران عرس شریف ۱۴۰۸ھ

جس کو سجدہ نظر کر رہی ہے — وہ شہنشاہ ہند الولی ہے
ایک نورِ نبیؐ ایک نورِ علیؓ، — ان میں دونوں کی جلوہ گری ہے
کیا غلاموں کا ذکر ان کے در پر — بادشاہوں کی گردن جھکی ہے
اَنعَمَ اللّٰہُ عَلَیھِم کی تفسیر — دیکھو خواجہ کی ہر برتری ہے
چار سُو ان کے روضے کے آگے — بندگی سر جھکائی ہوئی ہے
روضۂ خواجۂ خواجگاں کو — بڑھ کے ہر اک نظر چومتی ہے
ان کی چوکھٹ سے وابستگی میں — معرفت کی ملی آگہی ہے
دیکھ کر ان کی شانِ ولایت — بندگی مسکرائے کھڑی ہے

ہر نظر کا ہے لبریز کاسہ رحمتِ حق یہاں بٹ رہی ہے

اتنا اونچا ہے در آستاں کا اس کی عظمت فلک سے ملی ہے

اس کو کہتے ہیں دروازہ اونچا یہ تو تعمیرِ عثمان علی ہے

یاں نظامِ دکن کی عقیدت ہاتھ اپنے اٹھا کر کھڑی ہے

اس کی توقیر اور اس کی شوکت ہر کسی کو خوشی بانٹتی ہے

سیڑھیاں اس کی دلکش ہیں ایسی رونقِ خلد پھیکی پڑی ہے

دیکھنے کو نظر جب اٹھی ہے سر سے تھرّا کے ٹوپی گری ہے

انتظاماتِ خدمت کی خاطر ہر طرف اس کے پولس کھڑی ہے

آمد و رفت کا ہے وہ عالم جیسے برقی کی رو چل رہی ہے

دیکھئے روح پرور ہے منظر دیگ لنگر کی کیا لٹ رہی ہے

لوٹنے والے سب لوٹتے ہیں اور خلقت کھڑی دیکھتی ہے

یہ ہے خواجہ کے در کا تبرک ہر طرف سے صدا آرہی ہے

ہیں غریبوں کے دل پُر مسرت
چار آنوں میں نعمت ملی ہے

مسجدِ اولیا جنت الاولیا
نور و رحمت کا سنگم بنی ہے

اس کے دامن میں برکت بھری ہے
روضۂ شہ سے لگ کر کھڑی ہے

ہو کے آزاد شام و سحر سے
یادِ حق ہر گھڑی ہو رہی ہے

اس کے ہر اک مکیں کا ہے دلشاد
اس کی معراج ارماں یہی ہے

ایسی مسجد میں جو ہیں فروکش
ان کے دل میں عجب روشنی ہے

ان کی سرکار میں یہ رسائی
مرحبا نازش بندگی ہے

عشقِ خواجہ میں کھوئے ہوئے ہیں
ان کو رب کی رضا مل گئی ہے

وہ جو مسجد ہے شاہجہانی
سنگِ مرمر کی صنعت گری ہے

ان کے حسنِ عقیدت کی مظہر
عہد شاہجہاں کی بنی ہے

رات ہو یا کہ دن جب بھی دیکھو
عاشقانِ نبیؐ سے بھری ہے

ہر نمازِ جماعت میں گویا
سب کو احساس تنگ دامنی ہے

وہ پڑھے یاں نماز جماعت آرزو ہر کسی کی یہی ہے

بعد اس کے سلام و دعا ہے مجلسِ وعظ ہر دن سجی ہے

بات فیضان کی چھڑ گئی ہے ہر زبان ان کی ذاکر بنی ہے

سرمدی نغمۂ خواجگی ہے کیف اشعارِ نعت نبی ہے

سامنے رحمتِ کبریا ہے پیچھے خواجہ کی جلوہ گری ہے

باغِ جنت کو ہے رشک جس پر ایسی اجمیر کی دلکشی ہے

نازشِ خلد ہے سایۂ عرش ہے یعنی اجمیر کی ہر گلی ہے

ساری گلیاں سروں کا سمندر زندگی ناچتی پھر رہی ہے

مانگنے میں نہ کوئی کمی ہے ان کے در کی عطا بھی بڑی ہے

پالیا آنکھ جس کی لڑی ہے ان کے در پہ کرامت کھڑی ہے

بارگہ میں ہوئی جب رسائی میری رگ رگ میں مستی بھری ہے

جانئے رشکِ طور تجلّی نور حق کی جو جلوہ گری ہے

یہہ تو فیضانِ دیدہ وری ہے — آنکھ میں نور دل میں خوشی ہے

نام ان کا ہے ہر لب پہ جاری — میرے خواجہ کی کیا دلبری ہے

یاد آئی نہ کوئی دعا بھی — دل کو جب باریابی ملی ہے

گِرد پھرتے ہیں پروانے بن کر — شمعِ تنویر ان کی جلی ہے

اولیا سارے ہیں ان کے سائل — ان کی سرکار کتنی بڑی ہے

ان کو آواز وہ دے رہا ہے — جسکی کشتی بھنور میں پھنسی ہے

بے گماں اس کی جھولی بھری ہے — جس کے دل میں عقیدت بھلی ہے

کوئی محروم رحمت نہیں ہے — ہر سوالی کو بخشش ملی ہے

لٹ رہے ہیں خزانے جہاں کے — میرے خواجہ کے ہاں کیا کمی ہے

مسکراتی ہے رحمت خدا کی — بزم ان کی جہاں بھی سجی ہے

رحمت حق کا فیضان ہے سب — اتنی مخلوق دَر پر کھڑی ہے

پاؤں دھرنے کی مشکل پڑی ہے — دیکھئے بھیڑ کتنی جمی ہے

در پہ آیا جو آفت کا مارا | اس کی قسمت بدل ہی گئی ہے
ایک اندھا جو آیا تھا در پہ | داستاں اس کی حیرت بھری ہے
شاہِ اورنگ نے اس سے پوچھا | در پہ کیوں یہہ تیری حاضری ہے
اس نے ظاہر کی مجبوری اپنی | شہ نے جب بات اسکی سنی ہے
ہو کے اندھے پہ برہم یہہ بولا | تین دن تک تیری زندگی ہے
تو اگر یونہی اندھا رہے گا | دیکھ لے گا کہ گردن کٹی ہے
اس نے گھبرا کے کی آہ و زاری | اور قسمت کھڑی رو رہی ہے
اس پہ خواجہؒ کو رحم آگیا جب | آرزو اس کی پوری ہوئی ہے
ایک مدت سے محروم جو تھا | اس کو بینائی آخر ملی ہے
نائبِ مصطفٰے میرے خواجہ | ان کو قدرت نے طاقت یہ دی ہے
جب بھی سرکار سے کوئی مانگا | ان کے صدقے میں جھولی بھری ہے
در پہ جانے سے جو روکتے ہیں | ان کے دل میں فقط دشمنی ہے

ان سے وابستہ ہر دم رہوں میں — بس یہی آرزوئے دلی ہے

دشمنوں نے لگائی جو تہمت — لاج اپنے قطبؒ کی رکھی ہے

بے قراری کے عالم میں کاکیؒ — جب ندا اپنے خواجہؒ کو دی ہے

آپ موجود اس دم نہیں تھے — پھر بھی دہلی میں آمد ہوئی ہے

آکے سرکارؒ نے ان سے پوچھا — تم پہ افتاد کیا آپڑی ہے

آبدیدہ قطبؒ نے کہا یوں — یہ جو بدنفس عورت کھڑی ہے

حاسدوں کی یہ لائی ہوئی ہے — بے سبب مجھ پہ تہمت لگی ہے

شکم زن کی طرف کر اشارہ — میرے خواجہؒ نے آواز دی ہے

شکم مادر سے بچہ یہ بولا — ماں تو سکھلا کے لائی گئی ہے

ہوں فلانے حرامی کا نطفہ — نائبِ شاہ اس سے بری ہے

رہ کے جبروت میں میرے خواجہ — آکے دنیا میں امداد کی ہے

یہ ہے اہلِ ولایت کی طاقت — حق تعالیٰ سے ان کو ملی ہے

موت ہے وصل جاناں کی منزل | موت بھی اک نئی زندگی ہے
مُوتُوا قَبلَ تموتُوا کا عارف | یہ ہمیشہ کا زندہ ولی ہے
جان کر اولیا کی یہ عظمت | ان کی چوکھٹ پہ گردن جھکی ہے
اولیائے خدا ذی کرم ہیں | ہر ولی عکس شانِ نبی ہے
زندگی میں جو حق کا ولی ہے | وصل کے بعد بھی وہ ولی ہے
ہند میں جس کو سرور نے بھیجا | وہ تو سرکار ہند آلولی ہے
چاہنے والے ان کے کروڑوں | شمع سینوں میں ان کے جلی ہے
جب سے آئے ہیں سرکار اجمیر | اس کی تقدیر روشن ہوئی ہے
ان کی تبلیغ ہی کے سہارے | شان اسلام کی بڑھ گئی ہے
جب وہ آئے ہیں ہندستان میں | جانئے کیسی حالت رہی ہے
نا زباں اپنی ہے اور نہ اہل زباں | سارا ماحول ہی اجنبی ہے
کفر ہے شرک ہے مذہب غیر ہے | اور ان کی مخالف حکومت بھی ہے

مادیت کوہ بن کر کھڑی ہے — پشت پر اس کی جادوگری ہے
اک طرف سب وسائل مخالف — اک طرف صرف حق کا ولی ہے
فوج ہے عسکریت سبھی ہے — پر ادھر نورِ چشمِ نبیؐ ہے
حکمِ سردارِ کونین تھا یہہ — ان کے نائب نے تبلیغ کی ہے
شرک اس کام کا تھا مخالف — حق نے اِس کی نہ پرواہ کی ہے
لے کے انوارِ شانِ ولایت — دین کی شان غالب ہوئی ہے
یہہ زمانے سے دبتا نہیں ہے — جو بدل دے زمانہ ولی ہے
ہے کھڑاؤں کا قصہ زباں زد — سحر کی جس سے گردن جھکی ہے
اس کرامت کا ہے بول بالا — شرک میں جس سے ہلچل مچی ہے
نخلِ اسلام کی تازگی ہے — شاخ اب تک بھی اس کی ہری ہے
ہند میں ہر طرف دین پھیلا — اس کی عظمت کی نوبت بجی ہے
ان کا ممنون ہے دینِ اسلام — ہند میں شمع اس کی جلی ہے

ان کے دامن کی کھا کر ہوائیں — چشت کی کشت اب تک ہری ہے
ان کا فیضان پھیلا ہے ہر سو — اور یہ روشنی بڑھ رہی ہے
دین میں لاکھوں داخل ہوئے ہیں — اب کروڑوں میں گنتی ہوئی ہے
اب ہیں پردے کے پیچھے فروکش — آن بان ان کی اب بھی وہی ہے
شان تربت کا انگریز قائل — ہند میں حکمراں تو یہی ہے
عرس کی بزم ہے یہ مثالی — آج لاکھوں کی یاں حاضری ہے
دل میں جس کے کدورت بھری ہے — آنکھ اس کی مگر جل رہی ہے
دیکھئے وہ ہے نقّار خانہ — ہر نظر اس طرف اٹھ رہی ہے
تا قیامت یہ بجتی رہے گی — ان کی نوبت جو بجتی رہی ہے
کتنی دلکش سریلی ہے آواز — یہ ہر اک دل کو بہلا رہی ہے
خود بھی بے خود ہوئی جا رہی ہے — ان کی عظمت کے گن گا رہی ہے
کتنی شہنائیاں بج رہی ہیں — کیسی بزمِ عقیدت سجی ہے

ان کے مدحت کے نغمے ہیں دلکش ان پہ قربان ہر دلکشی ہے

جب سبیلوں کی نعمت ملی ہے پیاس دل کی جگر کی بجھی ہے

کتنا شیریں ہے اور کتنا ٹھنڈا آبِ زم زم کی لذت بھری ہے

جرعۂ آب کی برکتوں سے ہر دھڑی میل کی کٹ گئی ہے

پھول لاکھوں چلے آ گئے ہیں ہر طرف ان کی محفل سجی ہے

ہو رہے ہیں نچھاور وہ ان پر ان کو کیسی سعادت ملی ہے

ان کے بابِ بہشتی کے صدقے ہم کو جنت کی کنجی ملی ہے

دل کی چادر جو میلی ہوئی تھی اس کے صدقے میں اب دھل گئی ہے

آ کے اجمیر میں ہر عقیدت ان کے نقشِ قدم ڈھونڈھتی ہے

عرش سے رحمتِ حق کی بارش روضۂ پاک پر ہو رہی ہے

روزِ جمعہ جماعت کا عالم کعبہ حق کی یاد آ گئی ہے

پنجوقتہ نمازوں کی شوکت جس میں اسلام کی برتری ہے

ذِکر و فکر و تلاوت کہیں ہے
اور اذانوں کی بھی نغمگی ہے

بزم ہر سو ہے قوالیوں کی
روح کو بھی غذا مل رہی ہے

کیا زباں ساز و آواز تک بھی
ان کی مدحت میں کھوئی ہوئی ہے

جس طرف جائیے جس جگہ دیکھئے
روشنی، روشنی، روشنی ہے

وہ نقیب کرامت ہے گویا
جس کو کہتے ہیں تارا گڑھی ہے

اس کا سینہ ہے گنجِ شہیداں
اس میں اسلام کی روشنی ہے

دیکھ کر اس کی خوشتر بلندی
عزم راسخ کو قوت ملی ہے

لے رہا ہے خراجِ عقیدت
اُس سے جس کی نظر اٹھ گئی ہے

پاسبانی یہ کرتا ہے در کی
اس میں ان کی عقیدت بھری ہے

جب بھی جِل کر اناسا گر آئے
اس کی تاریخ یاد آگئی ہے

اس کی گہرائی اور اِس کی وسعت
اب بھی خواجہ کے گن گا رہی ہے

وہ بلائے تو آیا سمٹ کر
اُن کے کوزے میں وسعت ملی ہے

خلق پر ترس جب ان کو آیا
پھر رہائی اُسے مل گئی ہے

آج تک شادماں ہے یہ ساگر
دیکھ کر ان کی یاد آ رہی ہے

یہ بھی ہے فخرِ تاریخِ اسلام
دین کی ایسے توسیع ہوئی ہے

آندھیاں سر پٹکتی ہیں اپنا
شمع خواجہؒ مگر جل رہی ہے

یہ سلامت تو سب کچھ سلامت
ان کی نسبت ہی سب سے بڑی ہے

ربطِ نسبت پہ ہے ناز مجھ کو
مجھ کو عزت اسی سے ملی ہے

جب سے پیشانی در پر دھری ہے
ہر جگہ سرفرازی ملی ہے

منزلِ دوست کی رہبری کو
ان کی نسبت ہی اک روشنی ہے

جس سے ہوتی ہے ایماں کی تکمیل
وہ تو بس راہِ حُبِّ نبیؐ ہے

عشق ہے سرفرازی کا زینہ
عاشقِ مصطفیٰ ہی ولی ہے

اس کو ایماں کی دولت ملی ہے
جس کی خواجہؒ سے وابستگی ہے

اپنے خواجہؒ دو عالم کے راجہ
ہند میں ہر زباں پر یہی ہے

کشورِ ہند کے حکمراں ہیں　　　جن کا اعزاز ہندالولی ہے

خواجۂ خواجگاں پر تصدق　　　ان میں پوشیدہ نورِ نبی ہے

جس سے سارا عجم جگمگایا　　　ہند میں اس کی اب روشنی ہے

ہم غریبوں کے ملجا و ماویٰ　　　ان کے دم سے ہماری بنی ہے

ان کے در تک مری یہ رسائی　　　صدقۂ دامنِ ہاشمی ہے

میرے قابو میں جو شاعری ہے　　　ان کی دہلیز پر ہی پلی ہے

جب بھی حاضر ہوا آستاں پر　　　روشنی اس کی کچھ بڑھ گئی ہے

ان کے لطف و عنایت کے صدقے　　　ان کے احساں سے گردن جھکی ہے

منقبت ان کی ان کا کرم ہے　　　مجھ سے ادنیٰ کو عزت ملی ہے

ان کے جود و سخاوت پہ نازاں　　　بے نوا ثاقب صابری ہے

حق حق حق

منقبتِ خواجۂ خواجگاں رضی اللہ عنہ

میرے دل کے مکیں خواجۂ خواجگاں
شاہد نازنیں خواجۂ خواجگاں

آپ کے فیض سے رشکِ جنّت بنی
ہند کی یہ زمیں خواجۂ خواجگاں

آسمانِ ولایت کی تنویر ہو
رشکِ ماہِ مبیں خواجۂ خواجگاں

آپ ممتاز کونین ہیں بالیقیں
رازِ حق کے امیں خواجۂ خواجگاں

بزم خاصانِ حق میں اگر دیکھئے
کوئی تم سا نہیں خواجۂ خواجگاں

ایک حسن تصور سے سرکار کے
دل ہوا ہے حسیں خواجۂ خواجگاں

رحمت حق تعالیٰ رہے گی جہاں
آپ ہونگے وہیں خواجۂ خواجگاں

ہم سے بہتر رہے ہو کے تم پر فدا
وہ گل یاسمیں خواجۂ خواجگاں

بھیک چشم کرم کی مجھے دیجئے
دل نہ ٹوٹے کہیں خواجۂ خواجگاں

اپنی تقدیر پر ناز ثاقب کو ہے
آپ ہیں دل نشیں خواجۂ خواجگاں

حق حق حق

منقبت خواجۂ خواجگان رضی اللہ عنہ

پرضیاء آپ سے ہے خاورِ ایماں خواجہ
آپ ہیں میری تمنا مرا ایماں خواجہ

روشنی جس کی بنی میرے مقدر کی ضیا
بزمِ ارماں میں ہے وہ شمع فروزاں خواجہ

میرا ایماں بھی یہی میرا اثاثہ بھی یہی
ہر خیال آپ کا ہے رشکِ بہاراں خواجہ

آپ کے روضۂ انور پہ نظر پڑتے ہی
دل میں ہوتا ہے عجب جشن چراغاں خواجہ

نہ کوئی حسن عمل ہے نہ کوئی زہد و ورع
طوق نسبت ہے فقط ایک ہی ساماں خواجہ

قابل رشک رہا حشر کے میداں میں وہی
جس کے ہاتھوں کو ملا آپ کا داماں خواجہ

میری قسمت کبھی بیمار نہیں ہو سکتی
آپ کی چشم کرم ہے مرا درماں خواجہ

نائبِ سرور کونین کا رتبہ کیا ہے
اتنا ذی ہوش کہاں واعظِ ناداں خواجہ

میرے گھر آؤ کبھی صورت جاناں خواجہ
دیکھ لوں میں بھی ذرا حسنِ خراماں خواجہ

میری معراج غلامی ہے اسی پر موقوف
اپنے ثاقب کے رہیں آپ نگہباں خواجہ

حق حق حق

منقبت

ایک حسنِ دلربا خواجہ معین الدین حسن — مظہرِ نورِ خدا خواجہ معین الدین حسن

چشتیوں کے پیشوا خواجہ معین الدین حسن — عارفوں کے مدعا خواجہ معین الدین حسن

صفحۂ عالم پہ ان کے نقشِ انور دیکھئے — عقل سے بھی ماورا خواجہ معین الدین حسن

معرفت کے غنچہ و گل ہند میں ہیں بے شمار — ہے یہ گلشن جانفزا خواجہ معین الدین حسن

ہے یہ مرفوع الاجازات تا قیامت مرحبا — آپ کا یہ سلسلہ خواجہ معین الدین حسن

بادشاہ وقت بھی کہتا ہے اپنے آپ کو — آپ کے در کا گدا خواجہ معین الدین حسن

حشر تک دیکھا کرے گا وہ فلک پیرِ کہن — آپ کا یہ دبدبہ خواجہ معین الدین حسن

دامنِ نسبت ہے دولت طوق نسبت سے بھرا — کچھ نہیں اس کے سوا خواجہ معین الدین حسن

آپ کی ثاقب پہ اب نظرِ عنایت چاہیئے — وارثِ مشکل کشا خواجہ معین الدین حسن

حق حق حق

بہارِ آستانۂ حضور سلطان الہند غریب نواز رضی اللہ عنہ

ہے مظہرِ رسالت خواجہ کا آستانہ
ہے مرکزِ ولایت خواجہ کا آستانہ

ہے رہبرِ شریعت خواجہ کا آستانہ
ہے ہادیٔ طریقت خواجہ کا آستانہ

محبوب رب کی تربت خواجہ کا آستانہ
ہے محورِ حکومت خواجہ کا آستانہ

سرکارِ دوجہاں کے ارشاد کے مطابق
نبیوں کی ہے وراثت خواجہ کا آستانہ

کتنے کھلے ہوئے ہیں غنچے ولایتوں کے
ہے گلشنِ سیادت خواجہ کا آستانہ

سرکار مصطفٰے کی رحمت برس رہی ہے
ہے اک دیارِ رحمت خواجہ کا آستانہ

یہ حشر تک رہے گا آباد اور روشن
ہے منزلِ ارادت خواجہ کا آستانہ

کتنے سنور گئے ہیں کتنے ہوئے ہیں فائز
ہے مرشدِ ہدایت خواجہ کا آستانہ

ہے عاشقوں کا کعبہ کروبیوں کا ماویٰ
ہے دوجہاں کی دولت خواجہ کا آستانہ

ہے ہند کی زمیں پر اعلانِ سربلندی
مینارِ جاہ و حشمت خواجہ کا آستانہ

سرکارِ دوجہاں کی تعظیم کا منادی
ہے عظمتوں کی نوبت خواجہ کا آستانہ

سب سے بڑا یہ مرکز اسلام کی ضیا کا — صد افتخارِ ملت خواجہ کا آستانہ

وہ سرفراز ہوگا وابستہ جو رہے گا — ہے گلشنِ ہدایت خواجہ کا آستانہ

دستِ طلب نہ کوئی خالی پھرا یہاں سے — ہے نبعِ سخاوت خواجہ کا آستانہ

دل اور روح دونوں ہیں سجدہ ریز اِس جا — اک منبرِ عبادت خواجہ کا آستانہ

حسنِ عمل کا جس سے اک دیپ جل رہا ہے — ہے قاسمِ عزیمت خواجہ کا آستانہ

میں ہوں حقیر لیکن نسبت پہ ناز تو ہے — سرمایۂ بشارت خواجہ کا آستانہ

باغِ بہشت تک یوں آساں ہوئی رسائی — ہے رہنمائے جنت خواجہ کا آستانہ

انکی حضور میں تو جھکتے ہیں سر کروڑوں — اسلام کی ہے عظمت خواجہ کا آستانہ

غالب نہ آسکے گی کوئی ہوا مخالف — ہے حافظِ عقیدت خواجہ کا آستانہ

ٹکرا کے اس سے کوئی محفوظ کب رہے گا — ہے اک فصیل نسبت خواجہ کا آستانہ

ہم ہیں غریب تو کیا خواجہ ہیں سب کے داتا — ہم بے کسوں کی ثروت خواجہ کا آستانہ

اللہ کی رضا کا رستہ دکھا رہا ہے — ہے مشعلِ مشیت خواجہ کا آستانہ

پائی ہے تربیت یاں دنیا کے ہر ولی نے — ہے مکتبِ طریقت خواجہ کا آستانہ

عقبیٰ کی نعمتیں ہیں اس کے جلو میں پنہاں — ثاقب کی بھی ہے جنت خواجہ کا آستانہ

حق حق حق

خواجہؒ کی ہستی

اللہ اکبر خواجہ کی ہستی	شمعِ منوّر خواجہ کی ہستی
تائید سرور خواجہ کی ہستی	رحمت سراسر خواجہ کی ہستی
ہے نازاں پر سرورِ دین کو	شانِ پیمبر خواجہ کی ہستی
اسلام جس سے روشن ہوا ہے	تمثیل حیدر خواجہ کی ہستی
ہے جن کے ہاتھوں مہرِ ولایت	حُسن مقدر خواجہ کی ہستی
جس کی بلندی ہے لامکاں تک	مینارِ انور خواجہ کی ہستی
ولیوں کی نظریں جس پر جمی ہیں	تنویر سرور خواجہ کی ہستی
سینے ہمارے روشن ہیں جس سے	ایمان کا نیّر خواجہ کی ہستی
ان کے کرم پر نازاں ہیں بے کس	لاکھوں کی دلبر خواجہ کی ہستی
دریہ ہزاروں پلتے ہیں ان کے	ہے بندہ پرور خواجہ کی ہستی
اترا رہا ہے دیکھو وہ ثاقبؔ	ہے اس کے سر پر خواجہ کی ہستی

حق حق حق

سرکار خواجہؒ کی نسبت

غریبوں کی دولت ہے خواجہ کی نسبت — فقیروں کی ثروت ہے خواجہ کی نسبت

ہم ان کے کرم سے بہت مطمئن ہیں — غلاموں کی عزت ہے خواجہ کی نسبت

سلاطین سب سر جھکاتے ہیں در پر — یہی تاجِ عظمت ہے خواجہ کی نسبت

رسولِ مکرم کے نورِ نظر ہیں — شعاعِ رسالت ہے خواجہ کی نسبت

مقدر کا مہتاب ہے اس کا حامل — مقامِ ولایت ہے خواجہ کی نسبت

ملے گی ہمیں حشر میں سرفرازی — نبیؐ کی حمایت ہے خواجہ کی نسبت

خدا تک رسائی کی اک روشنی ہے — چراغِ ہدایت ہے خواجہ کی نسبت

خدا جس کو بخشے سعیدِ ازل ہے — وفورِ سعادت ہے خواجہ کی نسبت

گنہگار کا بس یہی آسرا ہے — شفیعِ قیامت ہے خواجہ کی نسبت

نشہ جس کا تا حشر باقی رہے گا — شرابِ محبت ہے خواجہ کی نسبت

تمام اولیا کی محبت ہے جس میں	حریم عقیدت ہے خواجہ کی نسبت
ہم اترائیں قسمت پہ تو یہ بجا ہے	کہ تنویر جنت ہے خواجہ کی نسبت
ولایت کی منزل پہ پہنچانے والی	شرافت کی خلعت ہے خواجہ کی نسبت
جو نائب ہیں ان کے وہی ذی کرم ہیں	متاعِ کرامت ہے خواجہ کی نسبت
ہر اک زورِ باطل کے پھندے کو توڑا	سہیم ولایت ہے خواجہ کی نسبت
یہی ہے یہی رہنمائے عقیدت	خیال نظافت ہے خواجہ کی نسبت
یہاں سر جھکا تو ملی سربلندی	سریر عبادت ہے خواجہ کی نسبت
ہوا ہے ہر اک خواجگی سے مشرّف	نوید امامت ہے خواجہ کی نسبت
اسے چھوڑ کر ہے کہاں کوئی عظمت	وقارِ قیادت ہے خواجہ کی نسبت
اسے لے کے دامن میں پلتے ہیں بے کس	منارِ سخاوت ہے خواجہ کی نسبت
دل و روح کی جس میں پاکیزگی ہے	مدار طریقت ہے خواجہ کی نسبت
اوامر نواہی میں ہے فرق جس سے	صراطِ شریعت ہے خواجہ کی نسبت

عزیمت کی ہے نگہبان و محافظ   بہار ارادت ہے خواجہ کی نسبت

شریعت طریقت کے میداں سے آگے   لوائے حقیقت ہے خواجہ کی نسبت

ملی جس کو یہ سب خدائی ملی ہے   خدا کی اطاعت ہے خواجہ کی نسبت

غلامی کی معراج ہے جس کا حاصل   نبی ﷺ کی عنایت ہے خواجہ کی نسبت

اُسی لم یزل کا نظر میں ہے نقشہ   حیاتِ عبادت ہے خواجہ کی نسبت

جِلا قلب کو جس سے ہوتی ہے حاصل   سرور ریاضت ہے خواجہ کی نسبت

یہی بندگی کو ہے اعزاز اعلیٰ   نقاب فضیلت ہے خواجہ کی نسبت

جہاں عقل و دانش کی دیکھی گدائی   نظر کی بلوغت ہے خواجہ کی نسبت

یقیں ہے مجھے کامرانی کا اپنی   نقیبِ بشارت ہے خواجہ کی نسبت

مخالف ہواؤں کی پروا نہیں ہے   فصیل عزیمت ہے خواجہ کی نسبت

فسوں چل سکے گا نہ شیطان کا بھی   حفیظ ارادت ہے خواجہ کی نسبت

یہی ہے مری کامرانی کا مرجع   قبول مشیت ہے خواجہ کی نسبت

نگاہوں میں رہتی ہے تصویر جاناں تجلّی کی صورت ہے خواجہ کی نسبت

وہ ہوتی ہے سیرِ عروجی کی مالک کہ پرواز رفعت ہے خواجہ کی نسبت

مرا دل مری جان سب کچھ نچھاور محمد ﷺ کی نسبت ہے خواجہ کی نسبت

بحکمِ الیہ الوسیلہ ہوں عامل نصیبِ شفاعت ہے خواجہ کی نسبت

وہ جس سے کہ ہے میرا ایمان زندہ وہی تو حرارت ہے خواجہ کی نسبت

کوئی مانگنے والا محروم کب ہے یہ بابِ اجابت ہے خواجہ کی نسبت

یہی ہے یہی سرفرازی کا محور کلیدِ حکومت ہے خواجہ کی نسبت

وہ اخلاق و اعمال کی نیک نامی شعارِ حمیت ہے خواجہ کی نسبت

وہ آئینہ توحید اور معرفت کا وقوفِ حقیقت ہے خواجہ کی نسبت

وہ امرِ الٰہی کی حرمت کا خوگر لباسِ شریعت ہے خواجہ کی نسبت

ہے یک رنگ ظاہر و باطن کی صورت عروجِ طریقت ہے خواجہؒ کی نسبت
ہزاروں عقیدت کے جس میں کھلے گل خیابانِ امت ہے خواجہؒ کی نسبت
نبوت کے اوصاف کی ہے یہ حامل سزاوارِ رحمت ہے خواجہؒ کی نسبت
ہماری ہے یہ کج کلاہی اسی سے بڑے گھر کی دولت ہے خواجہؒ کی نسبت
وہ انجام خیر اس کا محبوبیت ہے نصاب ولایت ہے خواجہؒ کی نسبت
وہ افتاد کے وقت کام آنے والی قطبؒ کی حمایت ہے خواجہؒ کی نسبت
نظامؒ اور صابرؒ کی عظمت کا پرچم مثال خلافت ہے خواجہؒ کی نسبت
اسی کی ہے مرہون بندہ نوازی فیوض ولایت ہے خواجہؒ کی نسبت
ہے ثاقب کی سب کامرانی اسی سے کہ تعویذِ نصرت ہے خواجہؒ کی نسبت

حق حق حق

خواجہؒ کا چمن

رشکِ فردوس نظر آتا ہے خواجہ کا چمن
دل کے ہر گوشے کو چمکاتا ہے خواجہ کا چمن

ہوتی ہے لطف و عنایات کی بارش ہر دم
قلب پر درد کو بہلاتا ہے خواجہ کا چمن

عرش سے روز ملائک اتر آتے ہیں یہاں
خلد کی راہ کو دکھلاتا ہے خواجہ کا چمن

سر کی آنکھوں نے اگر ایک جھلک دیکھی ہے
دل کی آنکھوں میں سما جاتا ہے خواجہ کا چمن

ڈوب جاتا ہے عجب طرح کی مستی میں یہ دل
جب کبھی احساس پہ چھا جاتا ہے خواجہ کا چمن

والئ ہند کا جلوہ ہے یہاں دل افروز
خلدِ ارمان بنا جاتا ہے خواجہ کا چمن

ساری دنیا سے چلے آتے ہیں اسکے طالب
رونقِ خلد کو شرماتا ہے خواجہ کا چمن

حور و غلمانِ بہشتی بھی ہیں مشتاق اس کے
زیرِ افلاک جو مسکاتا ہے خواجہ کا چمن

نائبِ سرورِ کونین کا مسکن بن کر
جلوۂ عرش کو دکھلاتا ہے خواجہ کا چمن

اس کی دہلیز سے پاتے ہیں مرادیں لاکھوں
نخلِ ارمان میں برلاتا ہے خواجہ کا چمن

جس سے ہوتا ہے خدا والوں کا ایماں روشن
عظمت دین کے گن گاتا ہے خواجہ کا چمن

روشنی عشق کی کچھ اور فزوں ہوتی ہے
میرے جذبات کو گرماتا ہے خواجہ کا چمن

کیوں نہ ہو انکی عنایت پہ تصدق ثاقبؔ
اس کے اشعار کو مہکاتا ہے خواجہ کا چمن

حق حق حق

یا حی ھو

خواجہؒ کی مہربانی

ہے میری کامیابی خواجہ کی مہربانی
ہے میری ہر بھلائی خواجہ کی مہربانی

نسبت نے ان کی مجھ کو ممتاز کر دیا ہے
یہ میری سرفرازی خواجہ کی مہربانی

میری سیاہ کاری اب شرمساری ہے
ہم بن گئے جو چشتی خواجہ کی مہربانی

سرکار دو جہاں کے نائب کے آستاں کی
ہم کو ملی گدائی خواجہ کی مہربانی

ہر فکر بے کسی سے ہر فکر ماسوا سے
حاصل ہے بے نیازی خواجہ کی مہربانی

گھر بار بھی ہے آباد اعزاز بھی ہے حاصل
یہ میری شادمانی خواجہ کی مہربانی

دامن کی نسبتوں نے ہم کو کیا مشرف
ہیں صابری نظامی خواجہ کی مہربانی

جب آستاں میں انکے گذرے ہیں انکے در سے
عاصی ہوئے بہشتی خواجہ کی مہربانی

جب کوئی پوچھتے ہیں کہتا ہوں ہر خوشی پر
خواجہ کی مہربانی خواجہ کی مہربانی

سلطان ہند خواجہ مختار ہند خواجہ
ہر تاج حکمرانی خواجہ کی مہربانی

تعلیم مرتضیٰ تک مرتضیٰ مصطفےٰ تک
یہ ساری رہنمائی خواجہ کی مہربانی

اس ہند میں کروڑوں توحید کی یہ شمعیں
اب ہیں جو جگمگاتی خواجہ کی مہربانی

ہر سمت ہیں ہزاروں ولیوں کے آستانے
اسلام کی نشانی خواجہ کی مہربانی

دنیا کی گردشوں نے جب بھی کیا پریشاں
بگڑی مری بنائی خواجہ کی مہربانی

ماحول کی فضا سے ایمان کو بچا کر
حسنات کی کمائی خواجہ کی مہربانی

وابستہ ہو کے در سے اترا رہا ہے ثاقب
ہر آرزو بر آئی خواجہ کی مہربانی

حق حق حق

منقبتِ حضور غریب نواز رضی اللہ عنہ

نگاہِ نازِ رسولِ خدا غریب نواز
حسین شانِ علی مرتضیٰ غریب نواز

دیارِ شرق سب ہی ان کے زیرِ فرماں ہیں
امیرِ حلقۂ شیرِ خدا غریب نواز

امیرِ کشور ذیشاں ہو یا کوئی سلطاں
تمہارے در کے ہیں یہ سب گدا غریب نواز

ہمارا ملجا و ماویٰ دیارِ ہند میں اب
نہیں ہے آپ کے در کے سوا غریب نواز

مثالِ طور ہے روضہ کی دلکشی واللہ
خدا کا نور ہے جلوہ نما غریب نواز

اسی کے واسطے اعزاز سرفرازی ہے
وہ سر جو آپ کے در پر جھکا غریب نواز

یہاں وجودِ مسلماں ہے آپ کا ممنون
تمہیں سے دین کا ڈنکا بجا غریب نواز

کروڑوں دل ہوئے مسند حضور والا کی	ہوئے جو نامہ بر مصطفےٰ غریب نواز
تمہارے نام کی نسبت ہے اک تمنا سرور	یہی ہے مشعلِ راہِ وفا غریب نواز
بڑے نصیب کی ہے اور بڑے کرم کی بات	تمہارا دامنِ نسبت ملا غریب نواز
تمہارے باب بہشتی کو اُن سے نسبت ہے	یہیں سے خلد کا ہے داخلہ غریب نواز
عجیب دیکھی بہار نمازِ جمعہ حضور	تمہارا روضہ ہے کعبہ نما غریب نواز
قطب فرید نظام اور صابر ذیشان	یہ سب کے سب ہیں تمہاری ضیا غریب نواز
دکھا دو آپ کے ثاقب کو گنبد خضرا	غلام آپ کا ہے بے نوا غریب نواز

حق حق حق

منقبت حضور غریب نواز رضی اللہ عنہ

فروغِ چہرۂ بدر الدجیٰ غریب نواز
شعاعِ حضرتِ شمس الضحیٰ غریب نواز

کمالِ حضرتِ مشکل کشا غریب نواز
معینِ حضرتِ غوث الوریٰ غریب نواز

ہیں آپ نائبِ عثمان ہرونی خواجہ
گروہِ چشت کے ہیں پیشوا غریب نواز

نبی ہیں آپ کے جنت بھی آپ کی سرکار
ہزاروں دل کا ہیں اک مدعا غریب نواز

خدا کے پاس رسائی ہے آپ کی ممنون
ہو عارفوں کے تم ہی رہنما غریب نواز

تمہارے فیض پہ اسلام ناز کرتا ہے
یہ سچ ہے آپ ہیں اس کی ضیا غریب نواز

غریب ہو کے ہمیں فخر ہے مقدر پہ
ہمارا ہند میں ہیں آسرا غریب نواز

تمہاری چشم کرم نے مجھے نواز دیا
اٹھا ہے جب بھی یہ دستِ دعا غریب نواز

ہر اک مقام پہ ثاقب کا سر فراز رہا
تمہارے در پہ یہ جب جھکا غریب نواز

حق حق حق

سلام بحضور غریب نواز رضی اللہ عنہ

خواجۂ خواجگاں تم پہ لاکھوں سلام
فخر ہندوستاں تم پہ لاکھوں سلام

آفتابِ رسالت کی ہو اک کرن
نازشِ عارفاں تم پہ لاکھوں سلام

تم نے پھیلائی اسلام کی روشنی
دین کے پاسباں تم پہ لاکھوں سلام

رونقِ روضۂ پاک ہے دل نشیں
مثلِ قصرِ جناں تم پہ لاکھوں سلام

آپ کے در سے پاتے ہیں شاہ و گدا
فیضِ ہر دو جہاں تم پہ لاکھوں سلام

ہم کو اذنِ حضوری عطا کر دیا
کتنے ہو مہرباں تم پہ لاکھوں سلام

ہم غریبوں کے سرکار خواجہ پیا
حامیٔ بے کساں تم پہ لاکھوں سلام

ناز ہم کو غلامی کی نسبت پہ ہے
خُسروِ انس و جاں تم پہ لاکھوں سلام

ہم غلامِ غلامانِ سرکار ہیں
تم ہمارے میاں تم پہ لاکھوں سلام

آپ کے در سے دولت ملے گی ہمیں
بات ہے بے گماں تم پہ لاکھوں سلام

بھیک ثاقب کو چشمِ کرم کی ملے
محسنِ قلب و جاں تم پہ لاکھوں سلام

شہر میں کتاب ملنے کے پتے

- مکتبہ انوار مصطفٰی ۔ شادی خانہ عشرت محل روڈ مغلپورہ حیدرآباد
- مکتبہ القلم عقب مسجد چوک حیدرآباد اے پی
- مدرستہ النہرا العربیہ پانی کی ٹانکی مغلپورہ حیدرآباد
- مجلسِ اشاعتِ علم جامعہ نظامیہ شبلی گنج حیدرآباد
- حضرت مولانا غلام نبی شاہ صاحب خطیب مسجد سنّی پورہ کنگسوے سکندرآباد
- جناب مولوی عبدالشکور صاحب ایڈوکیٹ صدر انتظامی کمیٹی جامع مسجد سکندرآباد
- درگاہ شریف حضرت امراللہ صاحب رضوی المدنی رحمتہ اللہ علیہ تالاب کٹہ مغلپورہ حیدرآباد
- مدرسہ عظمت الاسلام کوکہ ٹٹی حسینی علم حیدرآباد اے پی
- اسٹوڈنٹس بک ھاؤز چارمینار حیدرآباد اے پی
- سنچری کلینک پرانی حویلی دبیرپورہ روڈ حیدرآباد اے پی
- کتب فروش درگاہ شریف حضرت یوسف شریف صاحب رحمتہ اللہ علیہما نامپلی حیدرآباد
- جناب حبیب حسین بن حیدر الجیلانی ۱۰۲ ۔ ۱۰ ۔ ۱۸ بارکس حیدرآباد
- مجلس فیضانِ انوار شاہ گنج حیدرآباد

اضلاع میں ملنے کے پتے

- مدرسہ عرفان العلوم ۔ مسجد عرفان نزد ویٹرول پمپ سرپور کاغذ نگر ضلع عادل آباد
- مدرسہ حلیمیہ رحمت العلوم رحمت آباد شریف اے پس پیٹا ضلع نیلور
- ڈائمنڈ لائم سنٹر بودھن روڈ نظام آباد (آندھرا پردیش)

بیرون ریاست ملنے کے پتے

- حضرت سید شاہ نصیر حسن صاحب چشتی بحسن توسط فضیلت مآب پروفیسر سید شاہ مظہر حسین صاحب چشتی
- گدی نشین چاہ ارہٹ درگاہ اجمیر شریف
- ماھنامہ عزیز کلیر پیرانِ کلیر شریف رڑکی ضلع سہارنپور یوپی
- حضرت سجادہ نشین درگاہ حضور مخدوم زندانِ پیر صاحب توشہ رحمتہ اللہ علیہ ردولی شریف ضلع بارہ بنکی یوپی

حضرت سجادہ نشین درگاہِ حضور قطب عالم رحمۃ اللہ علیہ گنگوہ شریف یوپی
جناب حکیم معروف حسن صاحب صابری خاندانی دواخانہ محلہ شتر خانہ قدیم رامپور یوپی

اسماء گرامی پیشگی خریداران شانِ غریب نوازؒ

- جناب الحاج محمد محی الدین صاحب نقشبندی و قادری المعروف پاشا میاں عامل احاطہ موسیٰ قادری رحمۃ اللہ علیہ حیدرآباد
- جناب الحاج غلام جیلانی صاحب پروپرائٹر ونگس ٹراولنگ گڈس سنٹر عابد روڈ حیدرآباد
- جناب الحاج مرزا منور علی بیگ صاحب سینئر ایڈوکیٹ آندھرا پردیش ہائیکورٹ
- جناب الحاج محی الملت سید حنیف علی صاحب ایڈوکیٹ صدر میلاد کمیٹی حیدرآباد
- جناب الحاج محمد نظام الدین احسن قادری صاحب بیت المفتاح مہدی پٹنم حیدرآباد
- جناب محمد ادریس علی خان صاحب مظہری نئی روڈ جو محلہ شاہ علی بنڈہ حیدرآباد
- جناب الحاج محمود احمد صاحب المعروف شریف بھائی صاحب مالک پریسیڈنٹ ہوٹل حیدرآباد
- جناب محمد حنیف سیٹھ صاحب تاجر پارچہ محمد ریاض اینڈ کمپنی مدینہ بازار حیدرآباد
- جناب پروپرائٹر برکت اللہ سلک فیبرکس مینار مارکٹ رکاب گنج فون نمبر 527176
- جناب شیخ احمد صاحب تاجر پارچہ مدینہ بازار پتھر گٹھی حیدرآباد
- شمع شوکمپنی پتھر گٹھی و برانچ درگاہ یوسفین نامپلی حیدرآباد
- جناب محبوب پاشا اینڈ اقبال بھائی کمپنی حیدرآباد
- جناب مولوی افضل محی الدین صاحب قادری و نقشبندی سلیم نگر کالونی حیدرآباد
- جناب سید شاہ امیر الحق صاحب قادری النور انٹرپرائز فلک نما حیدرآباد
- رفیق برادرس شومرچنٹ ہائیکورٹ روڈ حیدرآباد فون 525804
- جناب میر مقصود عبداللہ صاحب ہاشمی منیجر مدینہ آکشن ہال حیدرآباد
- جناب سید یوسف صاحب اینڈ سن تاجر تاٹ پٹری مدینہ بلڈنگ حیدرآباد

- جناب الحاج محمد محبوب صاحب مالک مدینہ آکشن ھال پتھر گٹی حیدرآباد
- جناب الحاج ابراہیم موسیٰ سیٹھ مالک جے موسیٰ آکشن ھال حیدرآباد
- جناب عبدالشکور صاحب مالک غفور اینڈ سن آکشنرز چھتہ بازار حیدرآباد
- جناب محمد مختار الدین صاحب صابری تاجر سوپر اسٹیل نظام آباد
- جناب فضل الرحمٰن صاحب صابری ڈائمنڈ لائم اسٹور نظام آباد بودھن روڈ
- جناب محمد اسمٰعیل صاحب صابری لائم مرچنٹ بودھن روڈ نظام آباد
- جناب سید نور اللہ حسینی صاحب صابری مستاجر جنگلات گمبھی راؤپیٹ ضلع کریم نگر
- جناب الحاج محی الملت مولوی سید حنیف علی صاحب ایڈوکیٹ صدر میلاد کمیٹی چھتہ بازار حیدرآباد
- جناب الحاج محمد عبدالنعیم ذکی صاحب معتمد کل ہند مرکزی میلاد کمیٹی حیدرآباد
- محترمہ عطیہ سلطانہ بی اے ایل ایل بی ایڈوکیٹ عقب پرکاش ٹاکیز آغاپورہ
- جناب عارف حسن صاحب مالک سمنٹ فیکٹری لال ٹیکڑی حیدرآباد
- جناب حامد حسین صاحب مستاجر لال ٹیکڑی حیدرآباد
- جناب مولوی محمد فخر الدین صاحب ملک پیٹ حیدرآباد
- جناب ڈاکٹر عبدالمقیت صاحب پولٹری اسپیشلسٹ سلیم نگر کالونی حیدرآباد
- جناب محمد عارف محی الدین صاحب سلیم نگر کالونی حیدرآباد
- جناب مولوی سید احمد محی الدین صاحب المعروف جعفر قادری وچشتی سنتوش نگر حیدرآباد
- جی جی سپلائینگ کمپنی آصف نگر حیدرآباد
- جناب شیخ عبید بن عثمان العمودی مالک مکتبہ القلم عقب مسجد چوک حیدرآباد
- جناب اسد اللہ خان صاحب ٹراولنگ گڈس سکندرآباد
- جناب سید سجّاد صاحب کنوینر شعبہ تنظیم کل ہند مجلس اتحاد المسلمین حیدرآباد
- جناب الحاج نجم الدین صاحب تاجر حیرم مشیر آباد حیدرآباد
- مسکین ہوٹل مدینہ بلڈنگ حیدرآباد